

فہرست مضامین کتاب شریعہ القہرین اساتذہ الزوجین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	فرید باغچہ حمد	۳۱	پیشہ کارانہ سنا	۳۲	عزت و آبرو
۴	حبیبہ الدین کا بیٹہ	۳۲	اسرار	۳۳	عزت و آبرو
۵	گیارہ سو ایک چکریا	۳۳	دوسرے ناموں کے بارے	۳۴	عزت و آبرو
۶	لپے شہر کا خاص بن لینا	۳۴	پیشہ کارانہ سنا	۳۵	عزت و آبرو
۷	پہلی عورت کا بیان	۳۵	عزت کا قیود	۳۶	عزت و آبرو
۸	دوسری عورت کا بیان	۳۶	عزت	۳۷	عزت و آبرو
۹	تیسری عورت کا بیان	۳۷	بی بی کی دلجوئی	۳۸	عزت و آبرو
۱۰	چوتھی عورت کا بیان	۳۸	سیان بی بی کی حلق	۳۹	عزت و آبرو
۱۱	پانچویں عورت کا بیان	۳۹	اور دلی	۴۰	عزت و آبرو
۱۲	چھٹی عورت کا بیان	۴۰	سیان بی بی کی شطیجی	۴۱	عزت و آبرو
۱۳	ساتویں عورت	۴۱	سیان بی بی کی شطیجی	۴۲	عزت و آبرو
۱۴	آٹھویں عورت	۴۲	سیان بی بی کی شطیجی	۴۳	عزت و آبرو
۱۵	نویں عورت کا بیان	۴۳	سیان بی بی کی شطیجی	۴۴	عزت و آبرو
۱۶	دسویں عورت کا بیان	۴۴	سیان بی بی کی شطیجی	۴۵	عزت و آبرو
۱۷	گیارہویں عورت کا بیان	۴۵	سیان بی بی کی شطیجی	۴۶	عزت و آبرو
۱۸	بیسویں عورت کا بیان	۴۶	سیان بی بی کی شطیجی	۴۷	عزت و آبرو
۱۹	سیاسی عورت کا بیان	۴۷	سیان بی بی کی شطیجی	۴۸	عزت و آبرو
۲۰	سیاسی عورت کا بیان	۴۸	سیان بی بی کی شطیجی	۴۹	عزت و آبرو
۲۱	سیاسی عورت کا بیان	۴۹	سیان بی بی کی شطیجی	۵۰	عزت و آبرو
۲۲	سیاسی عورت کا بیان	۵۰	سیان بی بی کی شطیجی	۵۱	عزت و آبرو
۲۳	سیاسی عورت کا بیان	۵۱	سیان بی بی کی شطیجی	۵۲	عزت و آبرو
۲۴	سیاسی عورت کا بیان	۵۲	سیان بی بی کی شطیجی	۵۳	عزت و آبرو
۲۵	سیاسی عورت کا بیان	۵۳	سیان بی بی کی شطیجی	۵۴	عزت و آبرو
۲۶	سیاسی عورت کا بیان	۵۴	سیان بی بی کی شطیجی	۵۵	عزت و آبرو
۲۷	سیاسی عورت کا بیان	۵۵	سیان بی بی کی شطیجی	۵۶	عزت و آبرو
۲۸	سیاسی عورت کا بیان	۵۶	سیان بی بی کی شطیجی	۵۷	عزت و آبرو
۲۹	سیاسی عورت کا بیان	۵۷	سیان بی بی کی شطیجی	۵۸	عزت و آبرو
۳۰	سیاسی عورت کا بیان	۵۸	سیان بی بی کی شطیجی	۵۹	عزت و آبرو
۳۱	سیاسی عورت کا بیان	۵۹	سیان بی بی کی شطیجی	۶۰	عزت و آبرو
۳۲	سیاسی عورت کا بیان	۶۰	سیان بی بی کی شطیجی	۶۱	عزت و آبرو
۳۳	سیاسی عورت کا بیان	۶۱	سیان بی بی کی شطیجی	۶۲	عزت و آبرو
۳۴	سیاسی عورت کا بیان	۶۲	سیان بی بی کی شطیجی	۶۳	عزت و آبرو
۳۵	سیاسی عورت کا بیان	۶۳	سیان بی بی کی شطیجی	۶۴	عزت و آبرو
۳۶	سیاسی عورت کا بیان	۶۴	سیان بی بی کی شطیجی	۶۵	عزت و آبرو
۳۷	سیاسی عورت کا بیان	۶۵	سیان بی بی کی شطیجی	۶۶	عزت و آبرو
۳۸	سیاسی عورت کا بیان	۶۶	سیان بی بی کی شطیجی	۶۷	عزت و آبرو
۳۹	سیاسی عورت کا بیان	۶۷	سیان بی بی کی شطیجی	۶۸	عزت و آبرو
۴۰	سیاسی عورت کا بیان	۶۸	سیان بی بی کی شطیجی	۶۹	عزت و آبرو
۴۱	سیاسی عورت کا بیان	۶۹	سیان بی بی کی شطیجی	۷۰	عزت و آبرو
۴۲	سیاسی عورت کا بیان	۷۰	سیان بی بی کی شطیجی	۷۱	عزت و آبرو
۴۳	سیاسی عورت کا بیان	۷۱	سیان بی بی کی شطیجی	۷۲	عزت و آبرو
۴۴	سیاسی عورت کا بیان	۷۲	سیان بی بی کی شطیجی	۷۳	عزت و آبرو
۴۵	سیاسی عورت کا بیان	۷۳	سیان بی بی کی شطیجی	۷۴	عزت و آبرو
۴۶	سیاسی عورت کا بیان	۷۴	سیان بی بی کی شطیجی	۷۵	عزت و آبرو
۴۷	سیاسی عورت کا بیان	۷۵	سیان بی بی کی شطیجی	۷۶	عزت و آبرو
۴۸	سیاسی عورت کا بیان	۷۶	سیان بی بی کی شطیجی	۷۷	عزت و آبرو
۴۹	سیاسی عورت کا بیان	۷۷	سیان بی بی کی شطیجی	۷۸	عزت و آبرو
۵۰	سیاسی عورت کا بیان	۷۸	سیان بی بی کی شطیجی	۷۹	عزت و آبرو
۵۱	سیاسی عورت کا بیان	۷۹	سیان بی بی کی شطیجی	۸۰	عزت و آبرو
۵۲	سیاسی عورت کا بیان	۸۰	سیان بی بی کی شطیجی	۸۱	عزت و آبرو
۵۳	سیاسی عورت کا بیان	۸۱	سیان بی بی کی شطیجی	۸۲	عزت و آبرو
۵۴	سیاسی عورت کا بیان	۸۲	سیان بی بی کی شطیجی	۸۳	عزت و آبرو
۵۵	سیاسی عورت کا بیان	۸۳	سیان بی بی کی شطیجی	۸۴	عزت و آبرو
۵۶	سیاسی عورت کا بیان	۸۴	سیان بی بی کی شطیجی	۸۵	عزت و آبرو
۵۷	سیاسی عورت کا بیان	۸۵	سیان بی بی کی شطیجی	۸۶	عزت و آبرو
۵۸	سیاسی عورت کا بیان	۸۶	سیان بی بی کی شطیجی	۸۷	عزت و آبرو
۵۹	سیاسی عورت کا بیان	۸۷	سیان بی بی کی شطیجی	۸۸	عزت و آبرو
۶۰	سیاسی عورت کا بیان	۸۸	سیان بی بی کی شطیجی	۸۹	عزت و آبرو
۶۱	سیاسی عورت کا بیان	۸۹	سیان بی بی کی شطیجی	۹۰	عزت و آبرو
۶۲	سیاسی عورت کا بیان	۹۰	سیان بی بی کی شطیجی	۹۱	عزت و آبرو
۶۳	سیاسی عورت کا بیان	۹۱	سیان بی بی کی شطیجی	۹۲	عزت و آبرو
۶۴	سیاسی عورت کا بیان	۹۲	سیان بی بی کی شطیجی	۹۳	عزت و آبرو
۶۵	سیاسی عورت کا بیان	۹۳	سیان بی بی کی شطیجی	۹۴	عزت و آبرو
۶۶	سیاسی عورت کا بیان	۹۴	سیان بی بی کی شطیجی	۹۵	عزت و آبرو
۶۷	سیاسی عورت کا بیان	۹۵	سیان بی بی کی شطیجی	۹۶	عزت و آبرو
۶۸	سیاسی عورت کا بیان	۹۶	سیان بی بی کی شطیجی	۹۷	عزت و آبرو
۶۹	سیاسی عورت کا بیان	۹۷	سیان بی بی کی شطیجی	۹۸	عزت و آبرو
۷۰	سیاسی عورت کا بیان	۹۸	سیان بی بی کی شطیجی	۹۹	عزت و آبرو
۷۱	سیاسی عورت کا بیان	۹۹	سیان بی بی کی شطیجی	۱۰۰	عزت و آبرو

صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب	صفحہ	مضمون کتاب
۱	خارج ثانی کرنیوالا کون ہے۔	۱	دفعہ میں عورتیں ہوتی	۱	آکر سہرہ فیہ خذ لے لے جانے
۲	ذلیل و خواہش اور سہ	۲	جا بکین گی۔	۲	ہو ماقول و اند کے لیے ہوتا
۳	قرآن کو جو ٹھلا یا	۳	جس عورت میں یہ جنہ عیب	۳	خاوند کی تابعداری بی جنتی ہے
۴	خود حضرت سنا پڑھیں	۴	منور وہ جنتی ہو۔	۴	خاوند کی تابعداری بشت کے
۵	خارج ثانی کر دیا ہے۔	۵	عید کی کڑی یہ عیب کیا ہیں	۵	ہر شانہ سے داخل ہوگی۔
۶	راجہ پتھریالی تفسیر۔	۶	پہلا دوسرا تیسرا چارواں عیب	۶	رشتہ کو خاوند بکا و اور بی بی نکاح
۷	بیوہ کو شجرہ کھنے کا انجام۔	۷	پانچواں چھٹا ساتواں آٹھواں	۷	کوسہ تہہ وہ پڑشتو کی لعنت
۸	جو بیوہ کے وارث اکثر ہوتے	۸	واپس و سونہ عیب۔	۸	خاوند بااوصے تو ضروری
۹	ہوتے ہیں۔	۹	بیسواں عیب۔	۹	کام چھوڑ کر نہ چاہیے۔
۱۰	وارث فعل میں بیوہ کے وارث	۱۰	حسرت کے ایک عیب۔	۱۰	گھر سے باہر نہ لے جائے۔
۱۱	بیوہ اور طلاق واپس لے کر	۱۱	بیان صاحبہ	۱۱	نہ لے جائے۔
۱۲	بیوہ کی بیعت	۱۲	سنت سے بارہ عیب۔	۱۲	نہ لے جائے۔
۱۳	بیوہ کی بیعت	۱۳	نفاذ پر آتا۔	۱۳	تابعداری جائز نہیں۔
۱۴	بیوہ کی بیعت	۱۴	عورت کو خارج ثانی سے	۱۴	خاوند کے بارے میں
۱۵	بیوہ کی بیعت	۱۵	روکنے کی ممانعت۔	۱۵	عورت سے بیان ہے۔
۱۶	بیوہ کی بیعت	۱۶	بیوہ کو خود خارج ثانی کرنیوالا	۱۶	خاوند کی بیعت ضروری کرنا
۱۷	بیوہ کی بیعت	۱۷	خارج ثانی کو جو عار سمجھے وہ	۱۷	نارندہ گنجیہ اور تگاہ ہو تو
۱۸	بیوہ کی بیعت	۱۸	سچا سامان نہیں۔	۱۸	بی بی کو کیا کرنا چاہیے۔
۱۹	بیوہ کی بیعت	۱۹	خارج ثانی کی سخت تاکید۔	۱۹	بقدر حاجت خاوند کے مال
۲۰	بیوہ کی بیعت	۲۰	خارج ثانی کی فضیلت میں	۲۰	سے بی بی بغیر اطلاع کے لے
۲۱	بیوہ کی بیعت	۲۱	تین کام ہیں جن کی تاکید	۲۱	سکتی ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

اور ایک بڑا فائدہ تو یہ ہو گا کہ اسکے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جائیگی
 کہ مرد و نکو اپنی عورتوں کے ساتھ کس طرح کی عادت اور کیا سبب سے تادور کھنچا ہے
 اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ حضرت عائشہ
 سے سنا اور ان گیارہ عورتوں کے شوہروں میں سے کس شوہر کی عادت
 و برتاؤ کو پسند کیا ہے اور اپنی ذات مبارک کو حسن معاشرت اور نیک عادت
 میں کس خاوند کا مماثل و مشابہ فرمایا ہے خاکسار نے اس حدیث کا اصل مطلب
 صاف صاف اردو میں حسب ارشاد و مصدر حسنات و مجمع کمالات
 مرجع خاص و عام عمیم الاحسان رفیع الشان جناب مولوی عبد الباقی
 خان صاحب تحصیلدار جالسی بریلوی دام فیضہ کے لکھا ہے اور مناسب
 مقام میان بی بی کے حقوق کا بیان اسکے آخر میں اضافہ کیا ہے گویا وہ بھی
 ایک رسالہ مستقل ہو گیا ہے اور چونکہ یہ دونوں رسالے میان بی بی کے
 حق میں فلک ہدایت کے کتب و ماہتاب ہیں تاریکی جہل و ظلمات سے
 نکلنے کے لئے علم و ایمان تک پہنچانے والے ہیں اور محض توفیق ربانی سے
 تائید سماوی سے ظہور میں آئے ہیں لہذا اسکا نام شرق الفکر مسکین
 لعل ایاتہ الشریکین رکھا اللہ تعالیٰ قبول فرما دے اور میری
 اور جناب صریح کی سبب سے توفیق الہی با اللہ علیہ
 مشکل و بہ نسبتین یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا قالت جلست احدا
 عشر من اہل بیتہ فوجدتہن کما قدن ان لا یکن من اخباہن
 اور جناب حضرت عائشہ سے روایت ہو فرمایا کہ گیارہ عورتیں

اس کتاب کا نام
 شرق الفکر مسکین
 لعل ایاتہ الشریکین
 ہے



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الملك العلام والصلوة والسلام على سيد خيركم وآله الكرام وأصحابه العظام ما بعد ذلك من كلامي
 الكرمي في آثری بہاری عقائد الباری کہ تیج اہل تہذیب و اہل ذریعہ کی
 حدیث کا مجموعہ بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہر
 حدیث میں ملک میں کی گیارہ غور توں کا قصہ ہو گیا اور ہوں۔ فی لینے
 شہر ہوں کے غیب و ہنر کو ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں نہایت فصاحت و بلاغت
 کے ساتھ جداجدا طرز و انداز سے اشارۃ و کنایہ و صراحتہ بیان کیا ہو گیا یا ہاں
 نے اپنی لیاقت و ذہانت کا انہار کیا ہوں۔ سمجھوں نے اپنے کلام بلاغت نظام
 میں اس قدر علم ادب کثرت کیا ہو کہ علمائے اہل ادب بھی انکی ادب و ادبی کے
 قائل ہوں اور انکی فہم و فراست ذہن و ظرافت کی داد دیتے ہیں بیشک اس کے
 کلام فصاحت و اتمام بہت نامور و نامزد ہوا اور نفع شکار اور ٹھانین کے

اور ایک بڑا فائدہ تو یہ ہو گا کہ اسکے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہو جائیگی
کہ مرد و نکو اپنی عورتوں کے ساتھ کس طرح کی عادت اور کیسا برتاؤ رکھنا چاہیے
اور یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ حضرت عائشہ
سے شکر ادا کیا اور عورتوں کے شوہروں میں سے کس شوہر کی عادت
وبرتاؤ لوپسند کیا ہی اور اپنی ذات مبارک کو حسن معاشرت اور نیک عادت
میں کس خاوند کا مماثل و مشابہ فرمایا ہی خاکسار نے اس حدیث کا اصل مطلب
صاف صاف اردو میں حسب ارشاد و مصدر حسنات و مجمع کمالات
مرجع خاص و عام عمیم الاحسان رفیع الشان جناب مولوی عبدالسبحان
خان صاحب تحصیلدار جالسی بریلوی دام فیضہ کے لکھا ہی اور مناسب
مقام میان بی بی کے حقوق کا بیان اسکے آخر میں اضافہ کیا ہی گویا وہ بھی
ایک رسالہ مستقل ہو گیا ہی اور چونکہ یہ دو نور سالے میان بی بی کے
حق میں ظلم و ستم کے اقصاب و مہتاب ہیں تاریکی چل و طغیان سے
کھنکھاتے ہیں اور علم و ایمان تک پہنچانے والے ہیں اور محض توفیق ربانی و
تائید سبحانی سے ظہور میں آئے ہیں لہذا اسکا نام شرف المقبولین
لہذا آیۃ الشکر و جنت رکھا اللہ تعالیٰ قبول فرما دے اور میری
اور جناب مروج کی سجاوٹ سبب شہرہ سے و ما توفیقی الا باللہ علیہ
سکون و بہ نستعین حق عائشہ رضی اللہ عنہا کالت جلسۃ
عائشہ رضی اللہ عنہا کالت جلسۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کالت جلسۃ
عائشہ رضی اللہ عنہا کالت جلسۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کالت جلسۃ

کبار و عورتوں کا ایک جگہ بیٹھنا

ان باتوں کا بیان

بیچیں سوانحوں نے آپس میں بیات پر عمل و قرار کیا کہ اپنے خاوندوں کی خبروں
میں سے کچھ بھی نہ چھپا دیں و نہ قسطلانی اور کرمانی اور فتح الباری وغیرہ
میں مذکور ہو کہ یہ سب عورتیں ملک میں کے دیات کی رہنے والیاں تھیں
سب کا مکان ایک ہی گاؤں میں تھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ کسی قریب سے
یہ سب ایک جگہ جمع ہوئیں تب آپس میں سمجھوں نے یہ عہد و پیمان کیا کہ ہر عورت
اپنے اپنے خاوند کا کل حال بیان کرے اور کچھ بھی نہ چھپا دے انہیں سے
پانچ عورتیں یعنی پہلی اور دوسری اور تیسری اور چھٹی اور ساتویں نے اپنے
خاوند کی مذمت اور برائی بیان کی ہی اور پانچ عورتیں یعنی چوتھی اور آٹھویں
اور نویں اور دسویں اور گیارھویں نے اپنے خاوند کی تعریف و خوبی ظاہر کی
اور پانچ عورتیں سب عورتوں میں زیادہ چالاک و عقلمند تھیں اوسے اپنے
خاوند کا حال ایسے طرز و انداز سے بیان کیا ہی کہ اوس سے تعریف اور مذمت
دونوں کے جاتے ہیں قائلے الاولیٰ و زوجی الخ ختم علیٰ رأس
ختم علیٰ راس نفی و لا سمین فی شکل سبیل عورت کے گہکے ہر طرف
جیسے اوسے گوشت پہاڑ پر نہ زمین برابر ہوگی کوئی پر نہ سوار ہو
نہ فریہ گوشت پر کی کوئی اتار لاوے و اس عورت کا نام منقول نہیں
لیکن اسکے باپ کا نام ابو مرزہ ہے اس کے خاوند کے بیٹوں کو فریہ
میں نہایت خوبی و فصاحت تھی اس کے سارے و کتا یہ بیان کیا ہی کہ
کہ میرا خاوند محض ناچیز اور بے فیض ہے اس میں نہ تو کوئی کمال و نہ
نہ اخلاق و عروت اگر صرف کمال و ہنر ہی ہوتا تو لوگ اس کے

دے بے مزدی کو برداشت کرتے اور کہاں وہنر کے سبب سے اسکی
 قدر و منزلت کرتے اور اسکی فادات سے بہرہ مند ہوتے یا صرف اخلاق
 و مروت ہی رکھتا تو لوگ اس کے خلق و مروت سے خوش رہتے اور اس کے
 لیے ہنر و بے کہاں پہنچا خیال نہ کرتے لیکن جب اوسمیں ان : و نون میں
 سے کوئی بات نہیں ہی تو پھر کس کام کا ہی محض بے فیض اور نا چیز ہی جیسے دے
 اونٹ کا گوشت پہاڑ پر اگر برابر زمین پر ہوتا تو بھلا اسے نہنت اور بے مشقت
 سمجھ کر کوئی اوٹھا بھی لیتا یا فربہ اونٹ کا ہوتا تو مشقت اور سوجھ سمجھ کوئی اوتار
 بھی لاتا اور جب ان دو امر میں سے ایک بھی نہیں ہی تو کون آدمی پہاڑ پر سے
 ایسے ناقص گوشت کے اوتار لانے میں محنت و مصیبت اوٹھائیگا قالکتر
 الثانیۃ زوجی لا اہب خبرۃ ائی اخاف ان لا اذکرۃ ان اذکرۃ
 اذکرۃ ججۃ و ججۃ و دوسری عورت نے کہا کہ میں اپنے خاوند کی خبر
 ظاہر نہ کر دینگی میں ڈرتی ہوں کہ کوئی خبر میں چھوڑ نہ دوں اگر بیان کروں تو اس کے
 ظاہر باطن کے سبب عیب بیان کروں و اس عورت کا نام عمرہ اور اس کے
 باپ کا نام عمر تھا اس نے بھی اپنے خاوند کے عیبوں کو چند کلمات میں اشارۃ
 بیان کیا ہی کہتی ہو کہ میں اپنے خاوند کا حال اس لیے نہیں بیان کرتی ہوں کہ
 اس کے حالات نہایت طول و طویل ہیں شاید کچھ خبر میں چھوٹ جائیں تو خلاف
 عہد اور بے لطف ہوگا کیونکہ اب میں بیان ہی کرنے کو بیٹھی تو مناسب ہی
 کہ سارا عیب ظاہری اور باطنی اس کا بیان کروں اور نہیں تو چپ ہی رہنا
 بہتر ہی اور ایک مطلب اس عبارت کا یہ بھی ہو سکتا ہی کہ میں ڈرتی ہوں

کہ وہ باہر جوتا ہے وہاں پہننے کے بھی نام و نسب نہ ہو۔ یہی مطلب ہے کہ
 نہیں بڑھاتا ہو بلکہ اگر ایسا نہ ہو چھپا کر سو یا کرتا ہو۔ **قَالَتِ الْمَرْءُ الْاِثْمُ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ**
طَبَاقًا كُلُّ ذَا عِلَّةٍ لَّهٗ ذَا عِلَّةٍ شَجَلْتُ اَوْ فَلْتُ اَوْ جَمَعْتُ كَلَامًا لَّكَ سَاتُوْنِ عَمْرَتِ
 نے کہا کہ میرا خاوند بدکار و نہایت احمق ہے کہ کلام تک نہیں کرنے جانتا ہے۔
 سب جہان بھر کے عیب و وسوسہ میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر چھوٹے
 یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مڑوڑے۔ **ف** اس عورت کا نام
 یہی تھا اور اس کے باپ کا نام منقول نہیں اسنے بھی اپنے خاوند کے بیہوشی کو
 صاف صاف مختصر طور سے بیان کیا ہے کہ میرا خاوند نہایت بدکار
 و آوارہ روزگار تو جہان بھر کے عیب و وسوسہ میں موجود ہیں اور ایسا بی وقوف
 و نادان ہے کہ او کو بات بولنے کا بھی سلیقہ و شعور نہیں ہے اور بڑا بے رحم
 اور بہت غصہ و رنج ہے اگر تجھے مایوسے تو ہا ہاتھ باؤں سر ب توڑ چھوڑ دے
لَا تَرْبِیْ وَالدَّیْنِ یَحْمِلُ زَنْبَ اَیْطُوْنِ عَمْرَتِ نے کہا کہ میرا خاوند
 بچہ نہ لے میں جیسے خرگوش اور اسکی خوشبو جیسے زرنب کی خوشبو
 اس عورت کا نام یا سر اور اس کے باپ کا نام اس تھا اس نے اپنے
 خاوند کی تعریف صرف دو جملوں میں نہایت فصاحت و بلاغت
 کے ساتھ بیان کی ہے کہ میرا خاوند نازک بدن ہے جسم اسکا
 چھوٹے سینے پر گرنے کی طرح ملائم ہے اور نہایت پرہیزگار و خجستہ
 وضع ہے عورت اسکا نام یا سر اور اس کے باپ کا نام اس تھا اس نے اپنے

ساتویں عورت کا بیان

ساتویں عورت کا بیان

اور لباس سے زینت کی سعی خوشبو پہیلیتی ہو کر رنب ایک خوشبودار
 گھاس کا بیج اور اس تعریف میں یہ بھی اشارہ ہو کہ وہ ظاہر کا بھی اچھا ہے
 اور باطن کا بھی اچھا ہے یعنی نرم مزاج و حلیم و خوش خلق ہو لوگوں کے
 ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتا ہو سختی و درستی نہیں کرتا ہو اور سخی
 و فیضیان ہو ہر شخص کو اس کی ذات سے فائدہ پہونچتا ہو جیسے رنب
 کی خوشبو سے ہر کوئی فائدہ مند و محفوظ ہوتا ہے قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ
 رُوحِیْ زَفِیْعَ الْعِصَادِ طَوْنِی الْعِجَابِ عَظِیْمُ الْمَرَامِ قَرِیْبُ الْبَیْتِ
 مِنَ النَّارِ نَوِیْنِ عَوْرَتِ لَیْسَ لَکَ مِیْرَا خَاوند اپنے محل والا اپنے پر تلے
 والا بڑی راکھ والا اوسکا گھر نزدیک ہی مجلس و مسافر خانے سے ف
 اس عورت کا نام حبیب تھا اور اسکے باپ کا نام منقول بنین است بھی
 اپنے خاوند کی تعریف یا ان گاہ ہو کہ میرا خاوند اپنی قوم کا سردار و بڑی سب
 سے اوسکا مکان بلند ہے تا مسافر و عمان و حاجت مند ۔ ۔ ۔ کھلا دیکھ
 پاس پہونچیں اور قریب ہی قوم کی نشست گاہ سے مالوہ صاب و شہ
 کے لیے باسانی لو سکے پاس آیا جا یا کرین اور اوسکی تلوار کا پر تالا دنیا ہی لینے
 وہ دراز قد ہی است قد زمین ہی (لنبا پر تالا ہونا دلیل ہو دراز قد ہونے کی
 کیونکہ پست قد آدمی کی تلوار کا پر تالا دراز زمین ہو سکتا ہی چونکہ پست قد ہونا
 عیب ہو لہذا اوسکی درازی قد کو محل تعریف میں بیان کیا ہی) اور مسافر
 و عمان و ازبک اوسکا لشکر خانہ ہر وقت جاری رہتا ہی اسی سبب سے راکھ
 اوسکے باور چھانے سے بہت نکلا کرتی ہی قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحِیْ مَلَکُ

عورت عورت کا بیان

عورت عورت کا بیان

[illegible]

700-2770

[illegible]

17

بہارِ فنا و زندگی طلاق و جینے کا

سَرِ تَارِکِ شَرِ نَا اَحْلَ مَحْطِیَا کَا رَاحَ عَلَی نَعْمًا تَرِ نَا وَا اَخْطَا سَیْفِ
 مِنْ کَلِّ رَاحِیَّةِ رُجَا وَا قَالَ کَلْنِ اَمْرُ مَرْمَرِ وَا مَرْمَرِی اَخْلَکَ تَا کَلْت
 کَلُو جَعَلْتُ کَلِّ شَیْخِ اَعْطَا نَبِیْہِ مَا بَلَغَ اَصْفَرُ اَنْبِیَا اِنْ کَلِّ عِ پھر میں نے
 اوسکے بعد ایک سردار دوست نکاح کیا عمرہ گھوڑے کا سوار اور تیز باز اوس نے
 مجھ کو چوپائے جانہ بہت دیے اور اوس نے مجھ کو ہر ایک ہواشی سے جوڑا جوڑا
 دیا اور اوس نے مجھے کہا کہ اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو ام زرع سے
 راگ میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا ہے تو ابو زرع کے چھ سے
 ان کے برابر بھی نہ پہنچے اب دوسرے خاوند کی تقریب ۱۰۸
 لڑتی ہو اور پہلے خاوند کے عیش و آرام پر آہ و حسرت ظاہر کرتی ہی کرتی ہی کہ
 دوسرا خاوند جو سیرا ہی اگر چہ یہ اپنی قوم کا سردار ہو اور بڑا جوان مرد بہادر
 ہو اور بہت کچھ مال و ستاع اس نے مجھے دیا ہے اور گھر کے سارے مال
 اسباب کا مالک و مختار بنا دیا ہے اور اجازت عام دی ہے کہ تو بہر قیمت
 کھاپے اور اپنے کنبہ کو کھلا پلا دے و لا لیکن اسکا احسان پہلے خاوند کے
 احسان کے مقابل نہایت کمتر ہی کا کف عائشہ ؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کُنْتُ لَکَ کَافِی زَرْعَ لَا مَرْمَرِ رَجَمَ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ
 حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ یہ قصہ مجھے سن کر حضرت صلہ نے فرمایا کہ میں یہ
 حق میں ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے حق میں اس حدیث کو
 بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے وف سے نبیؐ حضرت عائشہ ؓ نے
 یہ قصہ ملک سین کی گیارہ عورتوں کا حضرت صام کے روبرو بیان کیا

دوسرے خاوند کی تقریب

۱۰۸

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ میں یہ

تب حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ میں بھی تیرا ایسا حسن ہون جیسے ابورح
 ام زرع کا محسن تھا اور ایک روایت میں یہ استثناء بھی مروی ہے کہ **لَا أُكَلِّمُ**
طَلْقَهَا وَارِثِي لَا أُطَلِّقُكِ قَطًّا عائشہ یارِ نبیؐ انت، وَاَقْرَبُ
 لَأَنْتَ خَيْرُ نِسَاءٍ مِنْ آدَمَ زَرْعٍ لَا مَرْزُوعٍ یعنی فرمایا حضرت صلعم نے
 کہ ابورح نے آام زرع کو پھیلداق بھی دے دیا تھا لیکن یہ ہے
 طلاق و تہنہ بہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آپ پر یہ سے مانا ہے۔
 یہاں ہون جیسا ابورح قسا ام زرع کے حق میں ہے۔ نیز یہ بھی آبر ہو
 فرماتا ہے تیرا ہفت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 محبت رفعت زری۔ طلاق جملہ ازواج مطہرات کے ساتھ ہوتا ہے۔
 اوہ کا بیان اس مختصر میں نہیں ہو سکتا، اگر لکھا جائے تو ایک کتاب
 ہو جائے لیکن چند حدیثیں جنہیں حضرت صلعم اور حضرت عائشہ کے حسن
 معاشرت اور بخشش گزرنی اور آپس کی عنایت و مہربانی کا بیان ہے اور
 اس مقام کے ساتھ اوکو مناسبیت تمام اور تعلق خاص ہے لکھتا ہوں
 جو جاتا چاہیے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلمین ہی عن عائشہ قَالَتْ وَكَانَ
 اللَّهُمَّ يَا أَيُّهَا اللَّهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْهُ
 نَبِيًّا بِالْحَرَامِ الْمَسْجِدِ وَرَسُولًا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ
 دُعَاءَ الْبَائِسِينَ وَيُجِيبُ دُعَاءَ الْغَائِبِينَ يَا أَيُّهَا اللَّهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ نَبِيًّا بِالْحَرَامِ الْمَسْجِدِ وَرَسُولًا لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحَقُّ بَصِيحٌ لَكَ هُوَ خَيْرٌ مِنْ آدَمَ زَرْعٍ لَا مَرْزُوعٍ

میں نے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے

ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے

ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے
 ابورح سے ابورح سے

تحقیق دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے رہنے پر مجبور کیا
 کے دروازے پر اور حبشی لوگ کھیلنے رہتے تھیو یا۔ ان سے مسجد میں
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھپاتے تھے۔ مجھے اپنی چاہ مبارک سے
 نکال، بچہ، ان اذبحا کہیل آپ کے کمان اور مندر سے کے درمیان سے
 بھاگتا ابھی کھڑے رہتے یہی خاطر تھیں۔ انہوں نے کہ میں آپ پر نبی
 جاتی پس کروا اندازہ اس لڑکی کے غضب۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے
 نبی پر اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑکیاں توڑ کر لے کر بیٹے کو
 میں نے اسے دیکھا کرتی ہیں اور چونکہ میں نے اسے نہیں دیکھا تو
 غضب اتنی تھی اور یہی نا طریہ حضرت مہدیؑ پر پڑے۔ سب سے اس
 حدیث سے حضرت صلح کی محبت حضرت مہدیؑ کے ساتھ اور انکی خدمت
 نہایت درجہ پر تھی جو اور ابوداؤد سے روایت ہے۔
 اِنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
 فَمَقَعَتْهُ عَلَى رِجْلِهَا فَكَانَتْ حَقْلًا لِلَّهِ مَا بَقِيَ مِنْهَا بَقِيَ فِي
 سَنَةِ السَّبْقَةِ رَوَيْتُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْهُ
 کے ہوا ایک سفر میں تھیں ابوہریرہؓ سے کہ میں نے آپ کے ساتھ
 ہوا اس کے بڑھ گئی میں حضرت سے اس نے یہ پھر یہ میں موٹی ہو گئی
 تو دوزی آپ کے ساتھ ہیں آپ مجھ سے یہ لڑکیاں آپ نے فرمایا کہ یہ
 میرا آگے چل جانا یہ لڑکیاں اس کے بڑھ گئی کے ہر کہ پہلے تو مجھ سے
 اس کے بڑھ گئی تھی یعنی اسکا بدلہ آج پورا ہو گیا اس حدیث سے ثابت

شیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ حضرت صلعم حضرت عائشہ کے ساتھ نہایت خوش مزاج اور بے تکلف تھے
 اور ابن ابی ہریرہ روایت ہے عن عائشہ قالت قال رسول الله
 صلى الله عليه وآله وسلم: فَرَّقَ بَيْنَكَ وَأَوْحَيْنِي قَوْمٌ سَهَوْنَهُ سِتْرٌ
 فَأَنْتَ رِيَاءٌ فَكَيْفَ تَكُونُ؟ فَأَجَابَتْهُ الشَّيْخَةُ: بِنَاتٍ لِحَائِشَتِهِ لَعِبَ فَقَالَ
 يَا أُمِّ الْيَوْمِ لَيْسَ بِشَيْءٍ بَلْ رَوَى بَنِي بَنِي هُجْرٍ قَوْمٌ مَالَهُ جَنَاحَانِ يَنْفِرَانِ
 وَمِنْ مَحَدٍ أَرْبَعُ كَوْنٍ وَهُوَ يَطْفِئُ فَاتِّبَاعُ مَا هَذَا الْيَوْمُ
 عَلَيْهِ نَأْتِيَهُ الْيَوْمَ قَوْمٌ قَوْمٌ لَمْ يَجْأَحَاكَ قَالَتْ: مَا
 أَنْ لِسَلَامَانَ خَدَّيْهَا أَشْجَعَةً قَالَتْ فَضَحِكَ بَنِي بَنِي هُجْرٍ
 روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تشریف لائے رسول اللہ
 تبوک! حنین کی لڑائی سے اور حضرت عائشہ کی شہ نشین میں پردہ
 پڑا اور عسا پس تلی۔ اچھ کھل دیا ایک کوٹا پردہ۔ یہ کھل کر
 پست کہ بن حضرت عائشہ کے کھینے کی پس فرمایا حضرت نے کہ نہ لیا
 اسی عائشہ نے بت عائشہ نے فرمایا کہ یہ لڑیاں میری بہن اور دیکھا
 حضرت نے در میان زبوں کے ایک گھوڑا اکا اسکے دو پرہیں لپٹے
 کہ پھر دیا حضرت نے کہ یہ کیا ہی جو دیکھتا ہوں در میان اون کے
 اکا گھوڑا زفر فرمایا اور یہ کیا ہوتا او سپر ہو کہنا دو پرہیں فرمایا (خوش طبعی کی
 وہ ہے) کہ عجب کچھ اچھ کھل اسکے دو پرہیں کما دیا اب۔ بن بنی ہجرت
 سیاہی کے گھوڑوں کے پر تھے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ دریا سے
 آیا۔ ان تک کہ دیکھ لی بن نے اہلی۔ اڑھ اور چچ بنی اور چچ

بن بنی ہجرت

میں روایت ہے عن عائشہ قالہ کنت بالحب البشامی النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم وكان لی صواحب یأخذن منی دکاناً من الدنانیر
 علیہ وسلم إذا دخل یقعن منه کیسر یأخذن منی دکاناً
 حضرت عائشہ سے فرمایا کہ گھیلیتی تھی میں گڑیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 اور تھیں میری بیویاں کہ گھیلیتیں ساتھ میرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 میں تشریف لاتے چھپ جاتیں حضرت کسے پھر بھیجتے آپ اور میری
 پس گھیلیتیں ساتھ میرے اس جدید سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 عائشہ کی خاطر دیری کا بڑا خیال و لحاظ تھا اور نسانی شریف میں روایت ہے
 انہو شہینہ بنہ سہدہ فواللہ عنہا سالتہا علی ثانی المکافؤہ کرزہا
 وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک
 بالکل وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک
 کلمۃ آخرہ کما خلد لا فیکہ ترقی وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک
 ویکد عوما لشراب کیسر علی فیہ کبیل وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک
 منہ شہدۃ فیأخذن منی دکاناً من الدنانیر وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک وہی طامست بالکلمۃ الذی فی ذالک
 ففی من القدر روایت ہے شرح سے وہ کہتے ہیں کہ یہ خبر ہے
 عائشہ سے پوچھا کہ آیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ کب سنتی ہو جس کی
 حالت میں فرمایا مان کہا سکتی ہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بناتے مجھے پس
 کھاتی میں آپ کے ساتھ اور میں ہوتی حیض کی حالت میں اور آپ لیتے
 ہڈی گوشت لگا ہوا پھر مجھے قسم دینا کہ میں نے کب سنتی ہو

میں روایت ہے عن عائشہ

میں روایت ہے عن عائشہ

اور سکا کوشت کھانے پر کھڑے ہو کر دیکھتا تھا کہ وہ کھانا کھانے سے اوسکا
 آہستہ کھاتا رہتا رہتا کہ وہ اپنا سنا جہان میں نہ رہتا تھا اپنا جسم بڑی پر اور آپ
 شکایت پینے کی چیز کو قسم دیتے مجھے اوسکے پینے کے لیے پہلے اس سے
 کہ آپ پینے پر پھر لیتی ہیں اوسکو پس پیتی اوس میں سے پھر دیکھ دیتی اوسکو پھر
 آپ لیتے اوسکو پھر پیتے اوس میں سے اور دیکھتا اپنا سنا جہان میں نے
 رکھا تھا اپنا سنا پیلے پر قنبر کے دیکھو انھیں صلیب پہ لٹا ہوا جہان مطہرات
 کے ساتھ کہ ساعہ برتاؤ فرماتے تھے اور کثرتِ محبت و اخلاق سے پیش
 آتے تھے پس سلیمانوں کو چاہیے کہ اپنی بی بیوں کے ساتھ نہایت حلم
 اور بردباری سے زندگی بسر کریں اور ہنسی و دل لگی خوش فحش کے ساتھ پیش
 آیا کریں جہان تک ممکن ہو اپنی بی بیوں کو خوش و خرم اور راحت و آرام کے ساتھ
 رکھیں اور زندگی بھر نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ برتاؤ کیا کریں تاکہ روز
 آپس میں محبت و الفت بھرتی رہے اور کسی طرح کی رنجش و بی لطفی درمیان
 نہ آوے اور دونوں کی نانی آرام و چین سے بسر ہو جاوے۔ دیکھو اگر نر اپنی
 مومنوں کے ساتھ کیسی نرمی و خوش اخلاقی کا برتاؤ کرتے ہیں ہنسی و دل لگی خوش خلقی
 سے ساتھ پیش آتے ہیں اور کثرتِ راکش میں محبت و پیار کرتے ہیں کہ ایک جان
 و مال ہیں جیسے ہیں جنتِ حدیث کہ سنت نبوی یعنی صلح و معاشرت
 میں ماننے کے۔ سلیمانوں میں نہایت کم ہی اکثر میان بی بی میں نا اتفاقی اور
 بیخ و بکار و بد خلقی ہا کرتی ہے ایسے لوگ جو اپنی عورتوں کے ساتھ خوش مزاج اور
 نرم دل رہا کرتے ہوں اور آپس میں نہایت میل جول رکھتے ہوں بہت کم دیکھنے

سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ
 کیا یہ سب باتیں صحیح ہیں یا نہیں
 اور اگر صحیح ہیں تو ان سے کیا سبق
 حاصل ہوتا ہے؟

کہ جو زمین پر چھٹے طبقے سے شہر می را بر بد کہ رہو جاتی ہیں انکو پھاہا ہوا تھا
 نہ چاہیے سو یہ گمان نہش جیسا ہوا ہے بیٹھ کر جن عورتوں نے علم حاصل کیا اور
 لکھنے پڑھنے میں دل لگا یا انکا شمار جو بہت عورتیں ہوتی تھیں انکا شمار کیا جاتا ہے
 رہیں اور دنیا میں ان کے سہل نامہ اور بشو رہو نہیں اور یکنام لکھیں نہ
 ہندوستان میں ہندو شاہ زاد یون امیر زادوں کو دیکھو کیسی لکھی پڑھی تھیں
 کہ آج تک انکی تہذیب کی ہوئی کتابیں موجود ہیں اور انکی عفت و عصمت
 بھی زمانہ میں مشہور و معروف ہے ان کے سوا اور لکھنویں بھی تو لکھی گئی ہیں
 انہوں نے عصمت و عفت والی عورتیں گذری ہیں جیسے زبیدہ خاتون تہذیب
 یارون رشید کی بی بی کہ لیس علم و فضل والی تھیں اور انہوں نے صلح کے شریعت
 میں بھی بیان کیا ہے عالم و متقی دیندار تھیں اور بہت سے عورتیں بھی ہیں
 کہ جن کے کمالات و قصص کے سماع کے لئے کنہ ہیں۔ ان کی ہیں اور ان میں سے
 انہوں نے و پرہیزگاری اور علم و ہنر کی کیفیت بخوبی لکھی ہے انہوں نے ان سے دیکھو
 دیوانی اور بدکاری کچھ علم و جہل پر موقوف نہیں۔ ان سے ہی حاصل ہوئی ان ایسی
 شہر میں لکھی بہ کار ہوتی ہیں کہ فاحش عورتوں کو بھی طاق میں بیٹھاتی ہیں
 بلکہ میرے نزدیک تو دیوانی اور بدکاری جہالت سے ہوتی ہے اور عصمت
 و عفت علم سے کہو نہ علم کی وجہ سے ہر عمل نیک و بد کی پاواش کا حال معلوم
 ہو جاتا ہے اور اس لئے خوف ورجا کے سبب سے انسان ہر فعل بد سے بچتا
 اور ہر نیک کام کی طرف توجہ دے کر تامل کر تا ہے اور پس پیری میں تو جہالت تک
 نہ کہ جو عورتوں کو علم سکھانا چاہیے اگر زیادہ نہ ہو سکے تو اتنا تو ضرور علم ہے

یہاں لکھا ہے کہ عورتیں بھی علم حاصل کر سکتی ہیں اور ان کے علم و فضل کا ذکر کیا ہے

کہ وہ دن شراب و زین بھرے ہوئے ہیں۔ سائل نے عرض کیا کہ میں بھی بھرتی چاہتا ہوں
 تاکہ وہاں پہنچ کر وہاں کے اندر ہی احکام مثل نماز و ستر کے رواج وغیرہ
 سے واقف ہوں۔ سربراہ نے فرمایا کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں اور صحیح جواب یہ ہے
 کہ جس کے باعث اللہ اور شراب سے بچا جائے اس کا نامی انترت سے محفوظ رہے گا۔
 مگر حق یہ ہے کہ اپنی بی بی و بچوں اور گھر والوں کو ترک اور کفر
 اور عداوت اور تمام نامہ کے کاموں سے باز رکھے اور فروع واجب اور ایسے
 کی سخت تاکید کرے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ**
وَأَهْلِيكُمْ ذَارُوا أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْكَافِرِينَ اور اللہ پاؤں اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو
 اور بی بی کی آل سے اور خاندان پرستی سے کہ اپنی حیثیت کے موافق بی بی کو کہنا
 آپ اسے ایسا نہ کرے کہ خود کھائے پئے اور اس کی کچھ نہ ملے اور بار
 اور اس عاجز نے روایت کی ہے عن حلیہ بن معویہ الشکری عن امیر المؤمنین
رَسُولِ اللَّهِ مَا حَقَّ زَوْجُهُ أَحَدًا نَأْطِيهِ قَالُوا إِنَّهُ نَأْطِيهِ إِذَا طَعِمَ نَأْطِيهِ
إِذَا أَكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبَ الْوَيْدَةَ وَلَا تَقْبَحْ وَلَا تَنْفِرَ إِلَّا فِي لَيْلَتِكَ ترجمہ
 حلیہ بن معویہ شہر میں اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور انھوں نے فرمایا
 کہ عرض کیا میں نے یہ سوال اٹھا کیا تھا کہ ہم میں سے ایک شخص کی بی بی کا
 اوپر آپ نے فرمایا ہے کہ کھلا دے تو اس کو جب خود کھا دے پہنارے اس کو
 جب خود پینے اور نہ مارو اس کے مونہ پر (یعنی جب بدکاری میں اس سے ظاہر ہو
 یا فرائض کو مچھوڑ دے تو اس کے مونہ پر نہ مارے اور کسی جگہ پر تو نہ خایفہ
 منہ اس کے کہ مونہ پر مارنا منہ ہی ہے اور اس کے فعل کو برا نہ کہ

کہ وہ دن شراب و زین بھرے ہوئے ہیں۔ سائل نے عرض کیا کہ میں بھی بھرتی چاہتا ہوں

تاکہ وہاں پہنچ کر وہاں کے اندر ہی احکام مثل نماز و ستر کے رواج وغیرہ

سے واقف ہوں۔ سربراہ نے فرمایا کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں اور صحیح جواب یہ ہے

نہ اور لہجہ کو سہ بلکہ اکثر طرح دیتا رہے کیونکہ اکثر عورتوں کے مزاج میں
 غصہ اور جہالت بہت ہوتی ہے۔ مرد بھی اگر اس کے تسبیہ مزاجی کہے تو کبھی کی وجہ
 سے جو ان کی خلقت میں برکت جلد برائی کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور ان کے
 دل میں کہ نہ اور دشمنی پھیلے جاتی ہے۔ اسی سبب سے باہم اتفاق نہیں رہتا ہے۔
 پھر صفت میں بگڑنے کی بربادی و تباہی ہوتی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس حدیث
 سے ثابت ہوتا ہے کہ **إِنِّي هُمُ الْيَوْدُ الَّذِي كَرِهَ اللَّهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِاللَّسَاءِ خَلُوا ذُرِّيَّتَهُنَّ خُلُقُهُنَّ مِنْ خُلُقِكُمْ وَإِنْ أَهْوَجَ
شَيْءٌ فِي الْخَلْعِ أَهْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ لَقِيْتُهُ كَسْرَتُهُ وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ لَمْ يَزَلْ
أَهْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِاللَّسَاءِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا
 کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قبول کرو عورتوں کے حق میں وصیت بھلائی کی
 اس لیے کہ بیشک عورتیں پیدا کی گئی ہیں پسلی سے اور وہ شیرھی ہوتی ہیں اور
 تقریباً بہت شیرھی چیزیں ہیں اور بچہ کی پسلی ہی جو تو چاہے اور سکا یہ حال ان عورتوں
 اور سکو اور اگر چھوڑ دے اور سکو اپنے حال پر بہت شیرھی پسلی پس قبول کرو وصیت
 عورتوں کے حق میں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت جو اسے تو نے پسلی اور سب کی اصل ہیں حضرت
 آدم علیہ السلام کے اور بچہ کی پسلی سے پیدا ہوئی بیوی عورت کی اصل پسلی شیرھی جو اور پسلی کا بالکل
 سیدھا ہونا ممکن نہیں تو عورت کا بالکل آہستہ ہونا اور اس کی سبب مادہ میں بدلتا محال ہے
 کیونکہ عورتیں اصل خلقت میں بد اعمال اور کج اخلاق واقع ہوئی ہیں مرد اگر
 چاہیں کہ اچھی طرح ان کو سیدھا کریں اور ہر بات میں اپنی طبیعت کے موافق
 کر لیں تو یہ ممکن نہیں اس لیے کہ ان کی درستی میں اگر زیادہ درستگی کی جاوے

مردانہ اور عورتانہ حالات بہت ہیں

عورتوں کی طبیعت عام اور خاص

تو طلاق کی نوبت پہنچنے کی اسو سٹے حضرت صلح نے اونکے حق میں اپنی
امت کو وصیت کی کہ مرد و ماعقل کو لازم ہو کہ عورت پر بنا سٹا ب نکاح اور اسکی
بد مزاجی پر صبر کرے اور مال جایا کسے حکمت کی چال چلے نہ اور ست بالکل
خافل ہو جاوے۔ کہ ناہموار و بد اطوار بنی شہہ ہر بات میں مواندہ کہے
کہ زندگی تلخ ہو جائے اور آخر کو طلاق دینے کی نوبت پہنچے ختمیہ یہ کہ
مقدمات خانہ داری میں عورت کی رعایت رکھے لیکن شرک اور کفر اور ترک
فرائض میں اور رکبیرہ گناہوں میں اسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے جان دنیا
کے کاموں میں بہت غصہ و غصہ اوان پر نہ کیا کریں بلکہ آگے اوان کے ساتھ
خونہ خلقی اور نرمی اور دلجوئی سے پیش آئیں اور برابر میں کج خاتمی اور تشنہ ملی
اور بد مزاجی نہ کیا کریں مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا حضرت صلح نہ لکھنا یا
مؤمنین قہر کہ ان امر کہ منہم الخلقا دینی منہا ان ذریعہ شنی نہ بیا و دایا ان
عورت یا مذابت اسوائے انکذاوش رکھے نکاح اور سکے ایک فعل و نحو کو خوش رکھے گا
اور سکے دوسرے فعل و نحو کو اس لیے کہ آدمی کے تمام اخلاق و افعال
بیسے نہایت موئے اگر بعض بڑے ہوتے ہیں تو بعض اچھے بھی ہوتے
میں پس اوسکے افعال و اخلاق نیک پر نظر کرے اور اوس سے راضی ہے
اور اوسکے افعال و اخلاق بد پر صبر کرے۔ دیکھو آنحضرت صلح اپنے ازواج
مذہبات کے ساتھ کیسا عمدہ برتاؤ فرماتے تھے اور کس قدر اوقنی با توکل
برداشت کرتے تھے اس بات میں بہت سی حدیثیں صلح کی کتابوں میں
دار ہیں ایک اور نمبر سے یہ حدیث ہے جو صحابہ میں مذکور ہو چکی آگے

تو طلاق کی نوبت پہنچنے کی اسو سٹے حضرت صلح نے اونکے حق میں اپنی

نہی کی کہ نیک عادت نظام و نیک عادت پر

کہ اپنی بی بیوں کے ساتھ نہایت حلم اور بردباری سے زندگی بسر کرے۔ اپنی بی بیوں
 دل لگی اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آکر یہ بات کہ بی بیوں سے ہر
 اور خوش رہیں اور حدیث شریف سے بھی اسکی اجازت معلوم ہوتی ہو۔ کہ
 ابو داؤد نے روایت کی ہر مَن سَائِسَةُ رَحِمَہُ اللہُ عَنْہَا اِذَا کَانَتْ مَعَ
 رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فِی سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُہُ فَسَقَمْتُہُ عَلٰی رِجْلِی
 قَلَمًا حَمَلْتُ اللِّحْمَ سَابَقْتُہُ فَسَبَقَنِی قَالَ هٰذَا لِیَدِیْہِ الشَّيْءُ مَرَّجَمٌ رَوٰت
 ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پیشاک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھیں
 اونھوں نے کہا پس دیکھو یہ آپ کے ساتھ بھی آگے بڑھ گئی ہیں آپ
 سے اپنے پانوں پر بھر جب میں موٹی ہو گئی تو وہ وزن آپ سے ساتھ
 پس آپ مجھ سے آگے نکل گئے آپ نے فرمایا کہ یہ میرا آگے بڑھ جائے اور
 آگے نکل جانے کے بعد کہ پہلے تو مجھ سے آگے بڑھ گئی تھی یہ اس حدیث میں
 سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مربانی کرنا اپنی بی بیوں پر ہر وقت خاص
 ہر شخص کہ ان حدیثوں سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو امور خلاف شرع نہوں اور
 اونہیں کسی طرح کی رسوائی اور بدنامی اور گناہ عائد نہوتا ہو ایسی باتوں میں انہیں
 بی خوشی کو قدم جانیں اور جہان تک ممکن ہو اپنی بی بیوں کے خوش و خرم
 اور راحت و آرام کے ساتھ رکھیں اور زندگی بھر نرمی اور خوش خلقی کے ساتھ
 برتاؤ کیا کریں تاکہ روز بروز آپس میں محبت و الفت بڑھتی رہے اور کسی طرح کی
 کینہ و بغض و لطمہ درمیان میں نہ آوے اور دونوں کی زندگی آرام و چین سے
 بسر ہو جاوے۔ اور جس شخص کے نکل میں دو یا تین خواہ چار یا دو تین بی بی

بی بیوں کی خوش و خرمی اور برکت کا یہ تمام راز

گنہگار ہوگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ محبت و رغبت و سبائش و مجامعت میں
برابری ضروری نہیں ہے کیونکہ طبیعت کی رغبت اور دل کے سیلان میں آدمی محض
بے اختیار و مجبور ہو کسی کے ساتھ زیادہ ہوتی ہے اور کسی کے ساتھ کم چنانچہ
اس مضمون کی حدیث جامع ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں دی ہے
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْصِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ يَقْنَنُ لِبَنَاتِهِ
فَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ هَذَا قُنِّيْ فَيَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَخْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ
ترجمہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم باری کرے تھے اپنی بیویوں کے
درمیان پھر برابری کرنے درمیان اون کے اور فرماتے یا اقی یہ میری بیوی ہیں
جس کا اختیار کتابوں پھر ملامت نکر اور مین کہ تو ہی اس کا مالک ہے اور میں نہیں
یعنی باری تعالیٰ کا اور رکھا نا کہ یہ اور سینہ کا میں مالک ہوں اس میں برابر
گرتا ہوں لیکن دل و رغبت اور قلبی محبت کا مالک میں نہیں ہوں بلکہ
تو اس کا مالک ہے اس میں برابری نہیں کر سکتا ہوں کسی کے ساتھ زیادہ
محبت ہو کسی سے کم پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برابری باری وغیرہ کی
حقوق میں چاہیے یعنی محبت و قلبی رغبت و سبائش و مجامعت میں

دوسرے میں فصل ماوند کے حقوق کے بیان میں

ایماندار عورتوں پر واجب ہے کہ شرعی کاموں میں اپنے خاوندوں کی نہایت
اطاعت و تابعداری کریں اور ان کو خوب راضی و یحسین جہان تک ہو سکے
اور ان کی ناخوشی اور خلاف مرضی باتوں سے بچیں اس لیے کہ خدا و رسول نے

کہہ پڑا سنت کے جس دروازے سے چاہت داخل ہو تو روایت کیا اسکو
 ابو نعیم نے کتاب حایہ میں اور صحیح بخاری و مسلم میں ہر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دعا الرجل فی آتہ فیراشیاء
 فابست ذرات غفاریا لعلہا ان یرکب کما یرکب حتی یصلیہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 روایت ہریرہ میں ہے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب مرد اپنی بی بی
 کو راستہ مسجد کے ہر طرف بلادے اور وہ بغیر ہڈی نہ رہے بی بی اگر کہہ اے اے خداوند
 میں نے اسکو سب سے تر ہو کر کتاب فرستاد ہے یہ عورت پہلے کہتے کہ سب سے سب سے تین
 تو تین میں کی روایت میں ہے عن خلق یہ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ یہ روایت نوزاد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زوجہ کے حاجت لانا یہ کہیاد کا راستہ
 کی از نوزاد جو یہ خلق میں سے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ہر ماہم نے کہ
 مرد بلادے اپنی بی بی اپنی روایت میں کہتے کہ سب سے سب سے سب سے کہ
 پاس آئے اگرچہ تنویر ہو لیکن اگرچہ ہر س کام میں ہوں کہ اس پر
 ہر ماہ ہونے کا بھی خون ہو بیت روٹی پکاتی ہو تنویر پتہ بھی اس کام کو
 ہر ماہ ریلدا اسکے پاس حاضر ہو جائے اور عورت پر روزہ ہر ماہ سے بغیر
 ہر ماہ شہر باہر نکالے خطیب سے روایت کی ہر کہ فرمایا حضرت امام نے
 ثم امر ان یرکب عن بیتہا بغير اذن زوجها انشد فی سخط اللہ
 حتی تاجع الی بنتہا ورضی عنہا ان یرکب عورت سے علم
 شہر باہر پہلے سے باہر نکالے وہ اللہ تعالیٰ کی نصیب و غصہ میں پڑتی ہو
 یہاں تک کہ ہر ماہ سے اپنے گھر اور ان سے ہر ماہ سے اس سے ہر ماہ سے

پس ان سب حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ خاوندوں کے حق بی بیوں پر بہت ہیں اور انکی رضا مندی امد و رسول کی خوشنودی کا باعث ہے اور انکو ناراض نہ کرنا اور انکی اطاعت نہ کرنا جنت کو حقیقت ہاتھ سے دینا اور خدا و رسول کی خفگی میں گرفتار ہونا ہے۔ لیکن عورت پر خاوند کی اطاعت و تابعداری جیسی تکبر کی شریعت کے خلاف نہ ہو۔ وجہ بری بات خلاف شریعت کی ہے کہ تو ہرگز اسکی تابعداری نہ کرے بلکہ خدا و رسول کی تابعداری کو اسکی تابعداری پر مقدم رکھے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ طاعت اللہ و طاعت رسولی فی مَخْصِيَةِ الْخَالِقِ ترجمہ کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں خدا تعالیٰ کے گناہ میں۔ اور عورت پر واجب ہے کہ نافذ کے مال و اسباب کی حفاظت کرے بغیر اجازت اسکی کوئی چیز اسے یا بیگانے کے ہاتھ سے جاری نہ کرے۔ امام نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے وَالْمَرْءُ رَأْسُ بَيْتِهِ عَلَيَّ سِنِينَ زَوْجَاهُ وَلَدٌ وَوَحْيٌ مِّنْهُ لَكَ عَنْهُمْ ترجمہ اور عورت گناہان پر اپنے خاوند کے گھر پر اور اس کے فرزند پر اور وہ قیامت میں پوچھی جائے گی خاوند و فرزند کے حق سے لینے اور سب سے پوچھا جائے گا کہ تو نے اپنے خاوند و فرزند کا کیا کیا حق ادا کیا مگر ان کما نے پینے کی چیزیں محتاج سوال و قراہت والوں کو موافق دستور کے بغیر اجازت نہ دے کر کے بھی دے سکتی ہے اور اس میں عیب نہیں اور ان نصف ثواب ملیگا صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے اِذَا كَانَتْ نِسَاءٌ مِنْكُمْ كَتَبَ زَوْجُهَُا مِنْ ثَمَرِهَا وَلَدِهَا فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهَا ترجمہ جب خراج کرتی ہے عورت اپنے خاوند کی گناہوں

پس ان سب حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ خاوندوں کے حق بی بیوں پر بہت ہیں اور انکی رضا مندی امد و رسول کی خوشنودی کا باعث ہے اور انکو ناراض نہ کرنا اور انکی اطاعت نہ کرنا جنت کو حقیقت ہاتھ سے دینا اور خدا و رسول کی خفگی میں گرفتار ہونا ہے۔ لیکن عورت پر خاوند کی اطاعت و تابعداری جیسی تکبر کی شریعت کے خلاف نہ ہو۔ وجہ بری بات خلاف شریعت کی ہے کہ تو ہرگز اسکی تابعداری نہ کرے بلکہ خدا و رسول کی تابعداری کو اسکی تابعداری پر مقدم رکھے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ طاعت اللہ و طاعت رسولی فی مَخْصِيَةِ الْخَالِقِ ترجمہ کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں خدا تعالیٰ کے گناہ میں۔ اور عورت پر واجب ہے کہ نافذ کے مال و اسباب کی حفاظت کرے بغیر اجازت اسکی کوئی چیز اسے یا بیگانے کے ہاتھ سے جاری نہ کرے۔ امام نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے وَالْمَرْءُ رَأْسُ بَيْتِهِ عَلَيَّ سِنِينَ زَوْجَاهُ وَلَدٌ وَوَحْيٌ مِّنْهُ لَكَ عَنْهُمْ ترجمہ اور عورت گناہان پر اپنے خاوند کے گھر پر اور اس کے فرزند پر اور وہ قیامت میں پوچھی جائے گی خاوند و فرزند کے حق سے لینے اور سب سے پوچھا جائے گا کہ تو نے اپنے خاوند و فرزند کا کیا کیا حق ادا کیا مگر ان کما نے پینے کی چیزیں محتاج سوال و قراہت والوں کو موافق دستور کے بغیر اجازت نہ دے کر کے بھی دے سکتی ہے اور اس میں عیب نہیں اور ان نصف ثواب ملیگا صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے اِذَا كَانَتْ نِسَاءٌ مِنْكُمْ كَتَبَ زَوْجُهَُا مِنْ ثَمَرِهَا وَلَدِهَا فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهَا ترجمہ جب خراج کرتی ہے عورت اپنے خاوند کی گناہوں

پس ان سب حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ خاوندوں کے حق بی بیوں پر بہت ہیں اور انکی رضا مندی امد و رسول کی خوشنودی کا باعث ہے اور انکو ناراض نہ کرنا اور انکی اطاعت نہ کرنا جنت کو حقیقت ہاتھ سے دینا اور خدا و رسول کی خفگی میں گرفتار ہونا ہے۔ لیکن عورت پر خاوند کی اطاعت و تابعداری جیسی تکبر کی شریعت کے خلاف نہ ہو۔ وجہ بری بات خلاف شریعت کی ہے کہ تو ہرگز اسکی تابعداری نہ کرے بلکہ خدا و رسول کی تابعداری کو اسکی تابعداری پر مقدم رکھے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ طاعت اللہ و طاعت رسولی فی مَخْصِيَةِ الْخَالِقِ ترجمہ کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں خدا تعالیٰ کے گناہ میں۔ اور عورت پر واجب ہے کہ نافذ کے مال و اسباب کی حفاظت کرے بغیر اجازت اسکی کوئی چیز اسے یا بیگانے کے ہاتھ سے جاری نہ کرے۔ امام نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے وَالْمَرْءُ رَأْسُ بَيْتِهِ عَلَيَّ سِنِينَ زَوْجَاهُ وَلَدٌ وَوَحْيٌ مِّنْهُ لَكَ عَنْهُمْ ترجمہ اور عورت گناہان پر اپنے خاوند کے گھر پر اور اس کے فرزند پر اور وہ قیامت میں پوچھی جائے گی خاوند و فرزند کے حق سے لینے اور سب سے پوچھا جائے گا کہ تو نے اپنے خاوند و فرزند کا کیا کیا حق ادا کیا مگر ان کما نے پینے کی چیزیں محتاج سوال و قراہت والوں کو موافق دستور کے بغیر اجازت نہ دے کر کے بھی دے سکتی ہے اور اس میں عیب نہیں اور ان نصف ثواب ملیگا صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے اِذَا كَانَتْ نِسَاءٌ مِنْكُمْ كَتَبَ زَوْجُهَُا مِنْ ثَمَرِهَا وَلَدِهَا فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهَا ترجمہ جب خراج کرتی ہے عورت اپنے خاوند کی گناہوں

پس ان سب حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ خاوندوں کے حق بی بیوں پر بہت ہیں اور انکی رضا مندی امد و رسول کی خوشنودی کا باعث ہے اور انکو ناراض نہ کرنا اور انکی اطاعت نہ کرنا جنت کو حقیقت ہاتھ سے دینا اور خدا و رسول کی خفگی میں گرفتار ہونا ہے۔ لیکن عورت پر خاوند کی اطاعت و تابعداری جیسی تکبر کی شریعت کے خلاف نہ ہو۔ وجہ بری بات خلاف شریعت کی ہے کہ تو ہرگز اسکی تابعداری نہ کرے بلکہ خدا و رسول کی تابعداری کو اسکی تابعداری پر مقدم رکھے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ طاعت اللہ و طاعت رسولی فی مَخْصِيَةِ الْخَالِقِ ترجمہ کسی مخلوق کی تابعداری جائز نہیں خدا تعالیٰ کے گناہ میں۔ اور عورت پر واجب ہے کہ نافذ کے مال و اسباب کی حفاظت کرے بغیر اجازت اسکی کوئی چیز اسے یا بیگانے کے ہاتھ سے جاری نہ کرے۔ امام نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے وَالْمَرْءُ رَأْسُ بَيْتِهِ عَلَيَّ سِنِينَ زَوْجَاهُ وَلَدٌ وَوَحْيٌ مِّنْهُ لَكَ عَنْهُمْ ترجمہ اور عورت گناہان پر اپنے خاوند کے گھر پر اور اس کے فرزند پر اور وہ قیامت میں پوچھی جائے گی خاوند و فرزند کے حق سے لینے اور سب سے پوچھا جائے گا کہ تو نے اپنے خاوند و فرزند کا کیا کیا حق ادا کیا مگر ان کما نے پینے کی چیزیں محتاج سوال و قراہت والوں کو موافق دستور کے بغیر اجازت نہ دے کر کے بھی دے سکتی ہے اور اس میں عیب نہیں اور ان نصف ثواب ملیگا صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے اِذَا كَانَتْ نِسَاءٌ مِنْكُمْ كَتَبَ زَوْجُهَُا مِنْ ثَمَرِهَا وَلَدِهَا فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهَا ترجمہ جب خراج کرتی ہے عورت اپنے خاوند کی گناہوں

بغیر اسکی اجازت کے تدویر سکھاتا ہے اور اسکی اجازت سے
 خرچ کرے گی تو پورا ثواب پاوے گی جیسا کہ صحیحین کی حدیث سے مفہیم ہوتا ہے
 اور جس عورت کا خاوند بخیل اور تنگ دل ہو گا تا کہ پورا خرچ ضروری کے دینے
 میں ہنگامی اور کججوسی کرتا ہو تو اس عورت کو جائز ہے کہ بقدر حاجت و ضرورت
 اس کے روپیہ پیسہ وغیرہ میں سے بغیر اطلاع اس کے خفیہ لے لیا کرے
 ۱۔ امر کی اجازت حدیث شریف سے ثابت ہوتی ہے جیسا کہ بخاری اور
 مسلم میں روایت کی ہے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا رَأَتْ
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ كَيْفَ لِي بِشَيْءٍ
 مَا يَلْفِيَنِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ هَذَا لَا يَعْلَمُهُ فَقَالَ خُذِي
 مَا يَأْتِيكَ فَإِنَّكَ بِالْمَعْرُوفِ وَفِي تَرْجَمَةِ رَوَيْتُ هِيَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 کی بیٹی عیدہ نے کہا کہ یا رسول اللہ بیشک ابوسفیان بخیل ہے اور میری بیٹی
 نے اس سے جو اس کے پاس رکھتا ہے اور میری اولاد کو ملے دیا میں نے اس کے انجان سے
 اس سے لیا ہے تو فرمایا اے عائشہ یہ تو انصاف سے کر رہی اور اس کو موافق دستور کے
 اور حرم کو یہاں سے یہ متواہر کر کے احسان و اعمنون کی ناشدیدی کریں
 کہ کوئی وقت میں نہ تھا کہ اس کو کچھ آرام و راحت کو بعد نماز
 بلایہ حال میں فائدہ کی نہ رہا۔ میں نے بھی شریف میں یہ کہ فرمایا حضرت مسلم نے
 رَأَيْتُ الْكُتُبَ أَهْلَهَا الْمَاءُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا سَأَلْنَاكَ بِمَا هِيَ حَقٌّ فَيَلْفِيَن
 بِاللَّهِ قَالَ كَأَنَّكَ الْعَشِيرَةُ وَكَأَنَّكَ الْإِحْسَانُ إِنَّ أَحْسَنَ مَا إِلَى إِحْسَانٍ
 تَحْتَمَلُ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا حَسَنًا حَتَّى تَرَى رَجُلًا يَتَّقِي اللَّهَ

از خاوند بخیل اور تنگ دل ہونا جو پورا خرچ ضروری کے دینے میں ہنگامی اور کججوسی کرتا ہو تو اس عورت کو جائز ہے کہ بقدر حاجت و ضرورت اس کے روپیہ پیسہ وغیرہ میں سے بغیر اطلاع اس کے خفیہ لے لیا کرے

تقدیر و اجازت کے فائدہ کے لئے اس سے بغیر اطلاع لے سکتی ہے

عورتوں کو دیکھا صحابیوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس وجہ سے یہ عورتیں دوزخ میں زیادہ جاوین گی فرمایا بہ سبب اپنے کفر کے عرض کیا گیا کہ کیا خدا کا کفر کرتی ہیں فرمایا نہیں شوہر کا کفر ان نعمت کرتی ہیں اور احسان کرنے والے کی ناشکری کرتی ہیں یہاں تک کہ اگر تو انہیں سے کسی کے ساتھ ہمیشہ نیکی کرے پھر تجھ سے کچھ برائی دیکھے تو اسی وقت کہہ کر میں تجھ سے بجز برائی کے کبھی نیکی نہیں دیکھیں

خاتمہ عورتوں کے صیون کے بیان میں

بعض اہل تجربہ لکھتے ہیں کہ عورتوں میں چند برائیاں ہیں اگر ان کو چھوڑ دیں تو ولی ہو جائیں اور دوزخ سے نجات پاویں وہ یہ ہیں ۱۔ پہلی برائی یہ کہ شوہر کا شکر نہیں کرتی ہیں اگر تمام شوہر ان کو نعمت میں رکھے اور ایک مرتبہ اپنی خواہش کے موافق نہ پاویں قسم کھا کر کہتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی راحت نہیں پائی حدیث شریف میں آیا کہ جب کیا شکر گزار نہیں وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں پس کفر نعمت کے سبب سے دوزخ میں جاوین گی ۲۔ دوسری برائی یہ کہ اگر کسی مرض یا بلا میں مبتلا ہوتی ہیں مبرا نہیں کرتی ہیں بلکہ استغدر ذبح اور فزع کرتی ہیں کہ کلمات کفر کے اتنی زبان سے جاری ہوتے ہیں یہ تیسری برائی یہ ہے کہ اگر شوہر کوئی بات پوشیدہ کیلئے منع کر دے کہ کسی سے نہ کہتا جب تک اوسکو نہ کہ لیں خاطر جمع انکی نہواں لیے کہ ناقصات عقل ہیں اور کم حوصلہ اور یہ نصلت انکی خلعی ہو ۳۔ چوتھی برائی یہ ہے کہ اگر کوئی حاجت

دوسری برائی یہ ہے کہ شوہر کا شکر نہیں کرتی ہیں حدیث شریف میں آیا کہ جب کیا شکر گزار نہیں وہ خدا کا بھی شکر گزار نہیں پس کفر نعمت کے سبب سے دوزخ میں جاوین گی ۲۔ دوسری برائی یہ ہے کہ اگر کسی مرض یا بلا میں مبتلا ہوتی ہیں مبرا نہیں کرتی ہیں بلکہ استغدر ذبح اور فزع کرتی ہیں کہ کلمات کفر کے اتنی زبان سے جاری ہوتے ہیں یہ تیسری برائی یہ ہے کہ اگر شوہر کوئی بات پوشیدہ کیلئے منع کر دے کہ کسی سے نہ کہتا جب تک اوسکو نہ کہ لیں خاطر جمع انکی نہواں لیے کہ ناقصات عقل ہیں اور کم حوصلہ اور یہ نصلت انکی خلعی ہو ۳۔ چوتھی برائی یہ ہے کہ اگر کوئی حاجت

شوہر سے طلب کرتی ہیں اس قدر اوسکو عاجز و تنگ کرتی ہیں کہ نہایت پریشان
 ہو جاتا ہے جب تک اونکی حاجت نہیں برآتی ہی قرار نہیں لیتی ہیں اور اکثر اوشکا شوہر
 مضطرب ہو کر مرتکب نامشروع کام کا ہو جاتا ہے پانچویں برائی یہ ہے کہ شوہر
 اور اولاد کو غصے کی حالت میں گالیوں بہت دیتی ہیں اور کوستی ہیں جیسی
 برائی یہ ہے کہ جو حاجت اپنے شوہر سے طلب کرتی ہیں اگر وہ حاجت روا نہ ہوئی
 تو عورتوں سے شوہر کی شکایت کرتی ہیں ساتویں برائی یہ ہے کہ بہت چیز ملے
 اوسکے حقیر کے بیان کرتی ہیں یعنی اگر شوہر بہت کچھ دیتا ہے تو بھی اوسکو کہتی ہیں
 کہ جتنی دیا کچھ نہیں دیا آٹھویں برائی یہ ہے کہ جو چیز حد سے زیادہ اوسکے خیمے
 میں بھی بیکار کرتی ہیں جس طرح کھانا وغیرہ کہ سڑ جاوے مگر مستحق کو نہیں اور تلف
 کر ڈالیں یہ بات بھی عورتوں میں جلی و خلقی ہے نوین برائی یہ ہے کہ آپس میں جب
 بیٹھتی ہیں جو شکایت و حکایت دینا لے کوئی بات نیک نہیں کرتی ہیں جب بہت
 بہت کرتی ہیں اور غیبت اور سے لے کر پیچھے پیچھے کسی کا
 وہ عیب بیان کرنا جو اس شخص میں موجود ہو اور اگر ایسے
 عیب کو بیان کیا جو اس شخص میں نہیں ہو تو اسکو اذیت اور بہتان
 کہتے ہیں اگر وہ غیبت کی عادت مردوں میں بھی ہے لیکن عورتوں میں حد سے زیادہ
 ہے اور غیبت نہایت بے چیز ہے حدیث شریف میں وارد ہے **الغیبة اشد من النار**
 یعنی غیبت زنا سے بدتر ہے دسویں برائی یہ ہے کہ جو شخص بہت بولتی ہیں اگرچہ
 مرد بھی جو شخص بولتے ہیں مگر عورتیں حد سے زیادہ جو شخص بولتی ہیں بیان تکرا
 کر کے کہ وہ وہ پانا منظور نہیں ہوتا ہے اور وہ روتا ہے تو اوسکی تسلی کے لیے

پانچویں برائی

چھٹی برائی

ساتویں برائی

آٹھویں برائی

نویں برائی

دسویں برائی

کہتی ہیں کہ آنجکا وچروین جب وہ آتا ہی تو اسکو بہلا دیتی ہیں اور اسکا جذبہ
 زمین بستی ہیں مگر انکے نامہ اعمال میں دروغ لکھا جاتا ہے زمین ابودوین
 وارد ہو کر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَمَّا اَنْتَ لَوْ عَلِمْتَ لَمْ تَشَأْ اَنْتَ
 لَمْ تَقْطَعْ شَيْئًا لِّزَيْبِ الْيَتَامَىٰ لِيَتَّخِذَ اَكْبَاهُ هُوَ كَرْتُو كَيْسِي سَتَ كَرْتُو كَيْسِي
 وعدہ کرے پھر اسکو کچھ دے تو ہرے نامہ اعمال میں جو کچھ لکھا جائیگا
 دے گا۔ عوین برائی یہ کہ مکر اور حیل کرنے اور فریب دینے میں استاد ہوئی ہیں
 چنانچہ تواریخ و قصص کی کتابوں میں انکے مکر و فریب کا حال اہل علم نے تفصیل
 بیان کیا ہے اور اللہ عالم فرائین شریفین فرماتا ہے اِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٌ يَعْنِي تَسَارُا
 مکر بڑا ہی لیکن یہ عیب عورتوں میں نہیں ہوتا ہی بلکہ اکثر عورتیں باعصمت عفت
 مہر میں مکر اور فریب کا نام تک نہیں جانتی ہیں۔ اور بعض مکار عورتیں بنیاد
 پر یوں کے آسیب کا مکر پھیلاتی ہیں چاروں طرف بیٹھ کر جھوٹی اور سوجھ بھڑتی
 ہیں اور عجیب و غریب باتیں کر آسینو بولتی ہیں۔ پھر تو اسکے عزیز و اقارب کی
 کارروائیاں اور تدبیریں قابل دید و شنید ہوتی ہیں کبھی تو جھاڑنے پھوسنے
 وائوں کو بلا تے ہیں اور کبھی مالموں کو لے آتے ہیں اور کبھی بزرگوں کی قبروں
 لیجا کر چادروں کے حوالے کرتے ہیں پھر وہ مکر اور فریب کے بازار جاتے ہیں قبروں
 کی خاک بھول چٹاتے ہیں اور اس ذریعہ سے بہت کچھ نقد و مال کھیچتے ہیں چنانچہ
 بیمار اور سیر اور کچھ عجب و غیرہ میں خاص اسکا میلا گستاہ و دردور سے داو بھرت
 آتے ہیں اور اپنا دین و ایمان دیتے ہیں۔ اور کبھی اوس عورت کو باتے ہیں
 جو اس کا میں مشاق اور مشہور ہوتی ہی اور یہ اس بی بی کلماتی و بیوہ مکار

نہاد ہو و عورتوں کو شہولگانہ بات کہتے تھے قبل از چار بیس توڑ مر اسنون کے
 رگ و اسے پڑ سنت ہو کر بہت کچھ کہتی اور سر دھوئی ہی اور اس عورت
 کو بھی اسے پتہ ڈھب پر کر لیتی ہی اور اسکی زبان سے کھلا دیتی تھی کہ مجھے فلان
 فلان پر شہید آئے ہیں پھر تو عورتیں ناقصات عقل اور کے سامنے سب
 کو تہی ہیں اور سنتیں مانتی ہیں تب وہ مکارہ سر اوٹھا کر کسی کو تسلی دیتی ہی
 اور کہتی ہی کہ جاتیری مراد پوری ہو جائیگی اور کسی پر انتقام ہوتی ہی اور بکرا اور
 ٹھکانا اور مالیدہ وغیرہ کی فرمائش کرتی ہی اور دھمکا دیتی ہی کہ اگر تو اسے ریز
 میں نہ لگی تو تیرا بیٹا یا خاوند مر جائیگا۔ پھر وہ عورت اندر سیجاو کے بڑی
 دھوم دھام سے اوس منت کو پورا کرتی ہی ایسی مکر و فریب والی عورتوں
 سلمانوں کے خدایا بچاوسے تلبس کے جانا چاہیے کہ جنات و بیون کے
 آسیب کا مکر و حیلہ چند افاض نفسانی کے حصول کے لیے اکثر میدان میں
 بیوہ اور بے خاوند والیاں کیا کرتی ہیں پھر بعض عورتیں تو اس ذریعہ سے
 منزل مقصود تک پہنچ کر فائز مرام ہو جاتی ہیں اور بعض جو محروم و ناگام
 و جانی ہیں تو پھر بے وقافتہ سے جوانی و خواہش نفسانی تنگ و ناموس کو
 بلے طاق رکھ کر بلا بے غیرتی و بی شرمی پر مکر باندھ کر وہ کام کر گزرتی
 ہیں کہ سنیہ خاندان کی عزت و شرافت کو خاک میں ملا دیتی ہیں اور جب
 حکام کے اجلاس تک جانے کی نوبت آتی ہی تو بے باک و بے حجاب
 ہو کر بسا رہا مہر و سرگزشت اپنا بیان کر کے اپنے آشنا کا ہاتھ پکڑا دیتے
 ہر راہ ہو جاتی ہیں پھر اوس وقت اوسکے شہنشاہ و اقارب سے بجز موندہ چھپانے

جنات کے مکر کا اصل اسباب

اور سر جھکانے کے کوئی تدبیر بن نہیں آتی ہے۔ خصوصاً اس صوبہ ہمارے
 اکثر دیہات و قصبات و بلاد میں اس فقیر سنا بچہ نہرو دیو یا ہونے پر
 عامی و گرامی و عالی خاندان جنگو اپنے حسب و سبب و سزاقت پر آگاہ تھا
 جب اونکی بنیان اور بیویں عین عالم شباب میں بیوہ ہو گئیں تو علمای و شہر
 و دیہاتان نیک کردار نے اونکو سمجھایا کہ کفار کے رسم و رواج کا قیام نہ چھو
 اور خدا و رسول کے تابعدار بنو بے بخوشی و رضا ان بن چار یوں کا شیعہ بنائے
 دیو۔ لیکن چونکہ ان سنگاریوں کو رسم و کفار پر افتخار اور سست ہوتی تھی
 و عارت تھا لہذا ان کے دنیا خام میں نہ پسند سوبہ مند نہ آیا پھر چاروں نے بعد
 ان نصیحت عورتوں کے خفیص سے ان سماجوں نے استقدر رسوائی اور
 بے آبروئی اور شہائی کا اس کے بیان کرنے میں غیرت و شرم آتی ہے پس عام
 والدین پر لازم و واجب ہے کہ بیوہ عورتوں کا نکاح شائع ضرور کرویں ورنہ دنیا کی سوجھ
 اور آخرت کی ذلت و خوارگی میں گرفتار ہونگے۔ اگرچہ نکاح ان کی ترغیب
 و تاکید میں عامانے متعدد و مسائل نظر اور شریعت کے ہیں لیکن مگر انصاف
 جناب نواب شاہجہان بیگم والیہ بھوپال و ام ملکما کی اقرار یہی ہے پھر ان باب
 میں نے نظیر پر خاصا ہے۔ اوسکا یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ناز و برکت
 تجز کو دینا کے احکام قرآن شریف میں سب مسلمانوں کے لیے مقرر
 فرمائے ہیں اسید طرح بیوہ عورتوں اور طلاق والیوں کے نکاح کر دینے کا
 حکم بھی اپنی کتاب مجید میں بیان فرمایا ہے جیسا کہ دو مرتبہ پارسے کے جو دعوت
 رکوع میں ارشاد ہوا ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

یہاں حال شہر ہے

یہاں سے عامی و گرامی

تم میں سے اور چھوڑ جاؤ میں تم میں وہ انتظار دیوں اپنی جان کو چار مہینے
 اس دن کا پھر سب پہنچ چکیں وہ اپنی مدت کو تو تیرہ مہینے جو رہنے حق میں ہیں
 موافق و متبریکے اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر دیں اس آیت شریفہ سے بھی ہمسوا ہوا
 نہ جو وہ عورت کو اوسکی بعد گزرنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہو اسکی
 در ثامین سے (نیکے کے ہون یا مسلسل کے) کسی کو ممانعت نکاح کی نہیں پہنچتی
 اور اٹھا جو میں پارس سورہ نور کے چوتھے رکوع میں صراحت سے ارشاد فرمایا
 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوا ذِیْ الشَّوْاْہِیْمِ مِنْ دِیْنِ الْیَہُودِ وَلَا مِیْثَاقِ الْنَصْرَۃِ الْیَہُودِیَّةِ
 اَوْ جُنُکِمْ ۙ ہُوْنَ تَحْسَبُوْنَہُمْ اَوْلِیَآءَ ۚ لَا یَکُوْنُوْنَ اَوْلِیَآءَ ۚ اُولٰٓئِکَ یُفْضِلُوْنَ اَللّٰہَ مِنْ فَضْلِہِ ۚ کُلٌّ فِیْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ اٰیٰتِہِ لِّیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ
 اور جو نیک ہوں تمہارے غلام اور لونڈیاں اگر وہ مفلس ہو سکتے اسرار کو ممانعت
 کر دیکھا اپنے فضل سے اور اسد ثانی والا ہے سب ممانعت پس اس آیت میں
 اسد ثانی نے بیوہ عورتوں کے والیوں کو صاف یہ حکم فرمایا کہ وہ نکاح دوسرا
 نکاح کر دو اور اس سے نکاح ثانی کی بہت بڑی تاکید سمجھی جاتی ہے اس سلسلہ کے
 اول تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں صیغہ امر کا جو دو بار آیا ہے
 کرتا ہے ارشاد فرمایا اور دوسرے یہ بھی فرمایا کہ جو مفلس ہو گئے ان کو بھی
 کر دیکھا اپنے نکاح ثانی ایسا عمدہ فعل ہے کہ اللہ تعالیٰ اوسکی برکت سے محتاجی دور
 کر دیکھا تیسرے میں فضیلہ کے لفظ سے یہ ثابت ہوا کہ بیوہ عورتوں کے
 نکاح ثانی کرنے سے پروردگار کی عنایت خاص تو ہوتی ہے تو جب ان آیتوں سے دیکھا کہ
 نکاح کرتے یا حکم اور اوسکی فضیلت ثابت ہوئی تو سب لائق نکاح اپنے نکاح اپنی رازد کو نکاح
 ترجیح دیا کہ میں اور ہمیشہ اوسکے کرنے کی خواہش اور نہ کر سکی بلکہ ان میں جو قرآن مجید اور سیرت

نکاح ثانی کی فضیلت ثابت ہوئی تو سب لائق نکاح اپنے نکاح اپنی رازد کو نکاح
 ترجیح دیا کہ میں اور ہمیشہ اوسکے کرنے کی خواہش اور نہ کر سکی بلکہ ان میں جو قرآن مجید اور سیرت

شریف ہیں ان کے سامنے بیان کیا کریں تاکہ وہ اسکو عیب سمجھیں جب کہ وہ طحاوی سے تو بلا تامل
 محل ثانی کرویں جیسا کہ ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی اَمَلِهِ
 وَصَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُنَاقِلَةً لَّهِنَّ اَزْوَاجٌ كَظَرَمَ ثَلَاثٌ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُنَاقِلَةً لَّهِنَّ اَزْوَاجٌ
 لَهَا اَكْفُوٌّ مَرَّجِهٌ بَشِيكَ بَنِي صُلَاحٍ فِي اَيَّامِ تَيْنِ خَيْرِيْنِ دِيرِ كِبَارِيْنِ مَارِجِبِ اَوْ سَكَوَتْ اَجَابُ
 زَوْجِ بَارِجِ جِبِ مَارِجِبِ زَوْجِ اَوْ زَوْجِ جِبِ اَوْ سَكَوَتْ اَجَابُ اور اسی مضامین کی اور بھی کئی آیتیں
 اور حدیثیں ہیں احتیاط کے لیے اسبق پر کفایت کی گئی اس واسطے کہ عمل کرنے کو ایک ہی
 آیت بس جو اور اس باب میں تو متعدد آیتیں اور بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں یہاں
 ہوا انسانی اور جہالت و نادانی کے پیرو ہو سکے قرآن مجید اور حدیث شریف کے حکم سے
 نہ ہو تو ایسا درست پرستوں کی رسم کے موافق بیوہ اور طلاق والیوں کو نکاح سے روکنا
 اور سیات کو اچھا سمجھنا اور جس عورت نے موافق حکم خدا و رسول کے دوسرا خاوند کر لیا ہو
 اور سکون و ایل و خوار جانا صریح قرآن شریف کی مایوسی و اجتناب اور سنت نبوی سے موافق
 یہ ہوتا ہے نہ کلام الہی کی ایک حد کا یعنی بطلانا اور اس کا حکم کرنا لافظ کفر و کفران کا بیان نہ کرنا
 لافظ کفر و کفران کے لفظ و لفظ کے معنی و لفظ کے معنی و لفظ کے معنی و لفظ کے معنی و لفظ کے معنی
 اور سب بیبیاں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مبارک میں دو دو تین تین نکاح کے بعد آئی تھیں
 چنانچہ حضرت خدیجہ بنت خویلد سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا کی ماں و سب بیبیاں ان نکاح کے
 بعد آپ کے نکاح سے مشرف ہوئیں اس لیے حضرت حفصہ اور حضرت زینب اور حضرت جعفرہ
 اور حضرت سلمہ حضرت سہوہ اور حضرت ام حبیبہ اور حضرت جبرائیلہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا
 ان سب دو دو تین تین نکاح کے بعد آپ کے نکاح میں آئی تھیں علاوہ ان کے سوا حضرت فاطمہ
 کے اور صاحبزادی کا خود ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا نکاح کر دیا تھا اور ام کلثوم حضرت فاطمہ

بین کلام بین جہتی کریم علی

نکاح مبارک کریم و خوار جانا صریح قرآن شریف کی مایوسی و اجتناب اور سنت نبوی سے موافق

کی صاحبزادی کے چار بھائی ہوئے ہیں پھر ان بیویوں نے زیادہ شریف اور صاحب عزت کے گھرانوں میں جو بیویاں یا رسانی اور عزت کی وجہ سے نکاح ثانی کو چاہئے اور وہ نکاح کی نیا الیکو بیواؤں ذیل میں خوار جائے پس ایمان الونکو لازم ہو گا اپنی جہالت و نادانی کو چھوڑ کے ترائی میں نہ بھگانا اور سنت نبوی کے مطابق بہن اور ہندوؤں کی رسموں کو نہ اختیار کریں اور اپنے چھوٹی امت بہن جاوین اسلئے کہ سوائے ہندوؤں کے اور سب ہر کتاب کے نزدیک نکاح ثانی درست ہے بلکہ کسی دین اور کسی ولایت میں سو کہ ہندوستان کے اس اور کو بیوی نہ چاہئے اور جو ہندو براہ راستہ میں وہ لوگ ایسا ہی پہل پاہن اس سے کہ بیوہ اور مطلقہ عورتوں کو بے نکاح نہ رہنے دینا چاہئے اور طرح طرح کی آفتوں اور مصیبتوں اور انواع و اقسام کی بے غیر زمین اور بے شریعتی اور رسوائی اور دشمنیوں گرفتار ہوتے ہیں اور وہ بیمار یاں بھی اپنا پتہ مار کے ورنہ تاکہ جان بزرگ کے چپ بیٹھی رہتی ہیں ہر طرح کی مصیبت اور مصائب ہیں یا شیطان کے اغواء سے جیسی جیسے زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور اکثر حمل پر جاتا ہے بعد وہ اوٹھو گروا جاتی ہیں اور ان کے صدمے سے یا تو خود ہی مر جاتی ہیں نہیں تو نہ پر غیور نکاح کر اپنی جان خسٹ گزرتی ہیں یا اپنی وارث غیرت کی راہ سے اوٹھو مار کے آپنا غم انجس تلہی اور جو بوس عدت میں اپنی جان نہیں دیتیں تو بیکے کاغذ پر ہی خون کرتے ہیں سرچھو کوئی استفادہ کرتی ہیں اور کوئی رمدہ بچہ کو مار کے پسینہ دیتی ہیں اور جو خوف خدا اور محبت کی وجہ سے مارتے نہیں تو بچے کو زندہ اور مردہ ہر پچھتائی پھرتی ہے اور درنا مسقت میں دقوٹ بنتے ہیں اس لئے کہ حمل گرانا یا بچہ ہونا ایسا نہیں ہے کہ گھر میں یا قانون کی کسی کو خبر نہ دے بلکہ اس کے ورثا خود اس فعل میں ادنی مدد کر کے ہونگے کیونکہ ایسے کام اکیلی عورت سے نہیں ہو سکتے جب تک کہ کوئی اور معاون نہ ہو ۱۱۔ غیر کہ

5/26/1945

١٠٠

201-102

2010

১৯৩৬

کیا غرض ہے کہ مدد کرے پس اس سے معلوم ہوا کہ ورثہ خور اپنی پریشانی
 اور ادنیٰ تکلیف کے باعث ہوتے ہیں اس واسطے کہ وہ بیچارے دنیا میں
 تواسط اور سچہ چسپانے کی ایذا بھگتی ہیں اور آخرت میں زنا اور خلیان
 وغیرہ کا عذاب اپنے ذمے لیتی ہیں اور ورثہ دانیان تو ادنیٰ تکلیف
 اور آبرو اور جان بچانے کی فکر میں پریشان اور سرگردان رہتے ہیں
 اور آخرت میں خدا اور رسول کی نافرمانی اور اپنی دیوتی میں گرفتار ہونے
 پھر نہیں بلکہ علوم کہ بیچہ اور طلاق والیوں کو نکاح ثانی سے روکنے میں
 کیا عیب ہے ہر اور کو واریوں کی استغدر خوشی خوشی جلدی شادی کرنے
 میں کہ اور نوپور باقی بھی نہیں ہونے دیتے کیا نفع ہے جو باوجود بیکار
 اور کی دنیا کی کسی نہ سمجھتے واقعت نہیں ہوتی اور نہ کسی طرح کا اور سے
 خطہ نفس اور شاید اسے اپنے مان باپ کے گھر میں خوش و خرم رہتی ہے
 اور شمار رہ سکتی ہے نکاح کر دیتے ہیں اور کیا ایسا سا ان بچوں
 کا اور سبک واسطے دیار کرتے ہیں اور کیا کیا ریشہ اور سبکی شادی میں
 اور جانی نانی مانا کہ برابر بار و پیر ہفت میں غریب ہو تا جی اگر وہ
 باپ یا متو تو مرض و ام بیکار یا بیکار مالک کے اور سبک دہا کی بابت
 بیچہ اور طلاق دانی کو اگرچہ کیسی ہی جوان ہو گھوس گھوس کر رہتے ہیں
 اور اطمینان کی ترس میں بیٹھنے کے لیے اسکا دیتے ہیں ورنہ بہر ذلیل
 وہ بچتے ہیں کپڑے اور زیور وغیرہ سے ایسا شاک کہتے ہیں کہ جوڑا
 اور کپڑے تک نہیں پہننے دیتے اور ہر تقریب میں اسکو ذلیل

کیا غرض ہے کہ مدد کرے پس اس سے معلوم ہوا کہ ورثہ خور اپنی پریشانی اور ادنیٰ تکلیف کے باعث ہوتے ہیں اس واسطے کہ وہ بیچارے دنیا میں تواسط اور سچہ چسپانے کی ایذا بھگتی ہیں اور آخرت میں زنا اور خلیان وغیرہ کا عذاب اپنے ذمے لیتی ہیں اور ورثہ دانیان تو ادنیٰ تکلیف اور آبرو اور جان بچانے کی فکر میں پریشان اور سرگردان رہتے ہیں اور آخرت میں خدا اور رسول کی نافرمانی اور اپنی دیوتی میں گرفتار ہونے پھر نہیں بلکہ علوم کہ بیچہ اور طلاق والیوں کو نکاح ثانی سے روکنے میں کیا عیب ہے ہر اور کو واریوں کی استغدر خوشی خوشی جلدی شادی کرنے میں کہ اور نوپور باقی بھی نہیں ہونے دیتے کیا نفع ہے جو باوجود بیکار اور کی دنیا کی کسی نہ سمجھتے واقعت نہیں ہوتی اور نہ کسی طرح کا اور سے خطہ نفس اور شاید اسے اپنے مان باپ کے گھر میں خوش و خرم رہتی ہے اور شمار رہ سکتی ہے نکاح کر دیتے ہیں اور کیا ایسا سا ان بچوں کا اور سبک واسطے دیار کرتے ہیں اور کیا کیا ریشہ اور سبکی شادی میں اور جانی نانی مانا کہ برابر بار و پیر ہفت میں غریب ہو تا جی اگر وہ باپ یا متو تو مرض و ام بیکار یا بیکار مالک کے اور سبک دہا کی بابت بیچہ اور طلاق دانی کو اگرچہ کیسی ہی جوان ہو گھوس گھوس کر رہتے ہیں اور اطمینان کی ترس میں بیٹھنے کے لیے اسکا دیتے ہیں ورنہ بہر ذلیل وہ بچتے ہیں کپڑے اور زیور وغیرہ سے ایسا شاک کہتے ہیں کہ جوڑا اور کپڑے تک نہیں پہننے دیتے اور ہر تقریب میں اسکو ذلیل

اور حقیر کہتے ہیں یعنی عزیزوں ہی کی شادی میں ہونہ درموج کہتے ہیں
 کہ یہ چیز دولہ دوہن کی ہر اسکہ بیوہ ہاتھ نہ لگاوے گویا اسکی بختی محل
 میں ہر ایک کو جتا ہے ہیں اور دست بنکر ہر طرح ستاتے ہیں آج پار پیک
 واسطے نواس قدر تنگی ماوراپ چار پر بھی قناعت نہیں کرتے باہم باہم ات
 سات حرمین کر لیتے ہیں اور جو کوئی عورت اون میں سے مر حارے تو آپ
 تیسرے ہی روز اپنے نکاح کا پیغام بھیجتے ہیں اور اون غریبوں کو جو طرح کی
 لذت اور دنیا کے مزے سے واقف ہو چکی ہیں ناحق نکاح سے روکتے ہیں
 وہ بیچارے ان بھی رارٹون کی جان پر صبر کر کے گھر میں چپ بیٹھی رہتی ہیں اور
 اپنے دین و دنیا اور جوانی کو خاک میں ملاتی ہیں اور ولہ فون کی خوشی کے
 لیے زبردستی اپنے جی کو مار کے ظاہر میں لوگوں سے کہتی ہیں کہ اب ہمارا
 جی نکاح کو نہیں چاہتا بلکہ مرد کی خواہش نہیں انصاف سے دیکھو تو یہ بات
 اونکی صرف درٹا کی رضا مندی کے لیے ہو ورنہ جی تو خاوند ہی کو چاہتا ہے
 اور غور کرنا چاہیے کہ اگر او نکا خاوند زنہ اور موجود ہوتا تو پچاس ہاتھ برس
 اون سے صحبت کرتا رہتا اور وہ بچے بنا کرتیں اور اتفاقاً آغا خاوند سے
 سبب سے اونکے ساتھ صحبت کرنے سے باز رہتا تو اسکا تنہا و تنہا
 کرتی رہتیں بخلاف بیوہ کے کہ اگر بارہ برس کی عمر میں بہن رانا ہو جاوے
 تو یہی کہتی ہو کہ مجھے مرد کی خواہش نہیں ہے سو یہ کہنا اسکا محض وارٹون کی
 خوشی یا اونکی تعلیم کے سبب سے معلوم ہوتا ہو اس لیے کہ خاوند کے ہوتے
 ہوئے تو بڑی عمر تک صحبت سے یہی نہ ہوتا اور اس کے مرنے کے ہی اگرچہ

بیماری دوست کا انداز

یہ بیچارہ بی انصاف کی

دراخت و بی بی بی

چھوٹے ہی سن کی ہو مرد کی خواہش نہ رہنا اس کے معنی کسی عاقل کی سمجھ
 نہیں آتے اور ایک قوی دلیل اس امر پر کہ مطلقاً اور بیوہ کا جلد نکاح کر دینا
 بہتر ہو اور سکو بچا نہ کھنا چاہیے یہ ہو کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے سال بھر دست
 بیوہ کی عدت کی معین فرمائی تھی جیسا کہ دوسرے پارے کے پندرہویں
 رکوع کی اس آیت سے ظاہر ہے وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكَ وَيَدْرُؤْنَ اَوْ اَجَا
 وَصَّتْ لَكُمْ زَوْجَهُمْ مِمَّا عَالَى الْاَحْوَالِ فَيُؤْخِرُكُمْ عَنْ تَرْجُمِهِ اَوْ رَجُلًا
 مَرَجَا وَنِ تَحْمِلُ مِنْهُ اَوْ رَجُلًا مَرَجَا وَنِ تَحْمِلُ مِنْهُ اَوْ رَجُلًا مَرَجَا
 کے لیے خرچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پھر اسی پارے کے چودھویں
 رکوع میں اس بڑی مدت کو منسوخ فرما کر چار مہینے دس دن مقرر فرمائے
 ہیں اس سے ثابت ہوا کہ بیاہی عورت چار مہینے دس دن سے زیادہ
 بے مرد کے نہیں رہ سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کا خالق ہی رہتی اپنی مخلوق
 کی بھلائی پر مبنی کو خوب جانتا ہی اسی کو خبر ہو کہ اس سے اتنا ضبط ہو سلیگا
 زیادہ غیر ممکن اسی واسطے سال بھر کی مدت کو منسوخ فرما کے چار مہینے دس دن
 کی مدت رہ گئی انہی میں سب ایمان والوں اور ایمان والیوں کو لازم ہو کہ جن
 عورتوں سے کنواری لڑکیوں کا جلد نکاح کر دیتے ہیں ان میں سے بعض مصلحت سے
 عدت کے بغیر اپنی رضامندی اور خوشی سے بیوہ اور طلاق والیوں کا بھی جلد
 نکاح فرمائی کر دیا کریں اس لیے کہ یہ سب مصلحتیں یعنی اولاد ہونا اور لڑکی کے
 ان نفقے اور دھندلیاری اور دوسرے نیک و بد سے ان باپ کا بیکار ہو جانا
 جیسے کنواری کے واسطے نکاح کا باعث ہوتے ہیں اس لیے بیوہ اور طلاق والیوں کو

عدت کے بعد نکاح کرنا جائز ہے

<p>چند طبع و در حدیث دل و جان را از تن جدا کرد پس تاریخ تالیف آن را</p>	<p>کتابی با وی اثنای احسان و بیند چه که باشد اهل ایمان در آن است تفسیر بیان</p>
<p>از هر یک ساه طبع نکته را می یوتی از مضامین این کتاب تسبیح گفت سکنین</p>	<p>هر روز و جمین عبرت است صریح سال تالیف آن را</p>
<p>از چکیده خامنه این کتاب از هر یک گوهر سنگی حکیم از هر یک گوهر سنگی حکیم</p>	<p>چند عجب نافع صغیر و کبیر سال تالیف آن را از هر یک گوهر سنگی حکیم</p>
<p>هر روز و جمین رهبر و دوست سال تالیف آن را</p>	<p>سوی اخلاق و سنت نبوی گفت با آفت خورشید خورشیدی</p>
<p>در حدیث و در حدیث در حدیث و در حدیث در حدیث و در حدیث</p>	<p>در حدیث و در حدیث در حدیث و در حدیث در حدیث و در حدیث</p>

